

## میں رفع الید یعنی کیوں کروں؟

نماز میں رفع الید یعنی کرنا احمد مجتبی، محمد مصطفیٰ، امام اعظم علیہ الصلوٰۃ والسلام، خلفاء راشدین، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہل بیت، تابعین، تبع تابعین، محدثین، فقہا اور اہل علم کا اس پر عمل صحیح استاد اور توواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ پس اس سنت کا مذاق اڑانا اور کہنا کہ:

- ۱۔ رفع الید یعنی کرنا ”چہرے سے مکھیاں اڑانا“ ہے۔
- ۲۔ بھئی! آپ تو ایسے لگ رہے تھے جیسے نماز میں اڑانے کی کوشش کر رہے تھے وغیرہ۔ انتہائی گھناؤ نا عمل ہے۔

۳۔ اور بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ نبی کریم ﷺ شروع زمانہ میں رفع الید یعنی کرتے تھے اور بعد میں چھوڑ دیا تھا۔ اور یہ بھی اس لیے کیا جاتا تھا کہ نئے مسلمان لوگ بغلوں میں بت لے کر آتے تھے، پھر منسون ہو گیا تھا۔

یہ سب بلاد بیل اپنی طرف سے گھٹری ہوئی فضول باتیں، اور نبی کریم ﷺ پر بہتان ہے۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان میں شک کے مترادف ہے۔ بلکہ یقینی طور پر ایسے ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں دس ایسی احادیث موجود ہیں جن سے نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام اور مدینہ منورہ میں پیارے رسول ﷺ کی آخری زندگی میں مسلمان ہونے والے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی رفع الید یعنی ثابت ہے، تو پھر کب منسون ہوا؟ یہ صرف فرقہ بندی، اپنے ائمہ کی بات کو امام الانبیاء ﷺ کی سنت پر ترجیح دینا اور لوگوں کو دھوکہ دینے کے سوا کچھ نہیں۔

اہل سنت والجماعت، امت محمدیہ علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کا اس بات پر اجماع

ہے کہ کتاب اللہ کے بعد ان دونوں کتابوں کا درجہ ہے، اور ان کی مشترکہ احادیث متفق علیہ کہلاتی ہیں۔ رفع الیدین کی حدیث متفق علیہ بھی ہے، پھر بھی کوئی رفع الیدین نہیں کرتا تو امتویں کے رتبہ کو رحمۃ العالمین ﷺ سے بڑھانے کی سازش نہیں تو اور کیا ہے کہ جس پر وحی بھی نہ اترے اور نبی بھی نہ ہو۔ اس کی بات کو بلا دلیل جحت اور حرف آخر مان لیا جائے۔ یہ کسی سرکار دوام ملت ﷺ سے محبت ہے؟

### رفع الیدین سنت متواترہ ہے:

علامہ محمد الدین فیروز آبادی رحمۃ اللہ علیہ سفر السعادت میں لکھتے ہیں کہ رفع الیدین کی اتنی کثیر احادیث و آثار ہیں جو چار صد تک پہنچ جاتے ہیں اور رفع الیدین سنت متواترہ ہے۔ ①  
علمائے احتجاف میں سے علامہ انور شاہ کشیری دیوبندی نے اسے متواتر تعلیم کیا ہے۔ ②

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”رفع الیدین کی روایت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتنی بڑی تعداد نے بیان کی ہے کہ شاید اس سے زیادہ تعداد نے دوسرا کوئی حدیث روایت نہیں کی۔“ ③

امام حاکم اور ابوالقاسم ابن منزہ فرماتے ہیں: ”ہمیں کسی ایسی سنت کا پتا نہیں، جس کی نبی کریم ﷺ سے روایت پر چاروں خلفائے راشدین، عشرہ مبشرہ اور دیگر کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم متفق ہوں، اگرچہ خود دور از ممالک میں پھیلے ہوئے تھے، سوائے اس سنت

① سفر السعادة، ص: ۱۸، طبع قطر.

② العرف الشذی: ۱۲۴/۱.

③ نیل الأوطار: ۹/۳/۲.

(رفع اليدين) کے۔<sup>①</sup>

امام بخاری نے جزو رفع اليدین میں لکھا ہے کہ:

((فَلَمْ يَثُبْتْ عِنْدَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ عِلْمٌ فِي تَرْكِ رَفْعِ الْأَيْدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا عَنْ أَحَدٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ))<sup>②</sup>

”انہ دین میں سے کسی کے پاس بھی نبی ﷺ کے ترک رفع اليدین کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اسی طرح کسی صحابی سے بھی رفع اليدین نہ کرنا ثابت نہیں ہے۔“

رسول مکرم، محمد مصطفیٰ ﷺ نے حکم فرمایا کہ:  
((صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمْنَى أَصَلِّي)).<sup>③</sup>

”نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔“

اگر نماز کو سنت رسول ﷺ کے مطابق نہیں پڑھیں گے تو قبولیت کی اہم شرط گم ہو جائے گی۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع و سجود مکمل طور پر نہیں کر رہا تھا، تو آپ نے اس سے کہا:

((مَا صَلَّيْتَ وَلَوْ مُتَ عَلَىٰ غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللَّهُ مَحَمَّداً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)).<sup>④</sup>

”تم نے نماز نہیں پڑھی، اگر تم ایسے ہی مر گئے تو اس فطرت (دین پر) نہیں مرو گے، جس فطرت پر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو پیدا کیا تھا۔“

<sup>①</sup> فتح الباری: ۲۲۰۔ نصب الرایہ، باب صفة الصلاۃ: ۱/۴۱۸، ۴۱۷۔

<sup>②</sup> جزو رفع اليدین بخاری، ص: ۱۳۲۔

<sup>③</sup> صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۶۳۱۔

<sup>④</sup> صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷۹۱۔

## نبی کریم ﷺ کا نماز میں رفع الیدین کرنا:

**حدیث ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ:**

۱ - ((قال البیهقی أَخْبَرَنَا أَبُو عبد اللہ الحافظ ثنا أَبُو عَبْدِ اللہ الصفار املاء من اصل كتابه قال: قَالَ: أَبُو إِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السلمی: صَلَیْتُ خَلْفَ أَبِي النُّعَمَانَ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةُ، وَحِينَ رَكَعَ ، وَحِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوعِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: صَلَیْتُ خَلْفَ أَيُوبَ السَّخْتَیانِیَ فَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا رَكَعَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوعِ، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: رَأَیْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبِيعٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوعِ، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: صَلَیْتُ خَلْفَ عَبْدِ اللہِ بْنِ الزُّبَیرِ فَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ، وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوعِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: صَلَیْتُ خَلْفَ أَبِی بَکْرٍ الصَّدِيقِ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ فَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا رَكَعَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوعِ، وَقَالَ أَبُو بَکْرٍ صَلَیْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوعِ. رواته ثقات .))

”امام بیہقی فرماتے ہیں کہ امام حافظ ابو عبد اللہ الحاکم نے ہمیں حدیث سنائی، کہا

❶ السنن الکبریٰ، للبیهقی : ۷۳/۲۔ امام بیہقی نے اس کے راویوں کو ”ثقة“، قرار دیا ہے۔ اور حافظ ابن حجر نے ”التلحیض الجبیر“ میں ان کی موافقت فرمائی ہے۔

کہ ہمیں ابو عبد اللہ محمد بن الصفار الزاہد نے اپنی کتاب میں سے حدیث بیان کی کہ ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل سلمی کہتے ہیں، کہ میں نے ابوالعنان محمد بن فضل کے پیچھے نماز پڑھی، تو انہوں نے نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے، اور رکوع سے اٹھتے وقت، اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھائے، پھر ان سے اس بارے میں پوچھا گیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حماد بن زید کے پیچھے نماز پڑھی، انہوں نے نماز پڑھی تو نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت، رکوع سے سر اٹھاتے وقت، اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھایا، میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا، میں نے عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ (استاد ابو حنینہ رضی اللہ عنہ) تابعی کو دیکھا کہ انہوں نے نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت، اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھاتے تھے۔ میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا، میں نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ بھی نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت، اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھایا کرتے تھے، اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی برحق، رسول کریم محمد ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نماز شروع کرتے وقت، اور رکوع کرتے وقت، اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھاتے تھے۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔“

نبی کریم ﷺ کی نماز سے والہانہ شیفتگی میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مرض الموت میں آخری نماز جو مسجد میں پڑھی وہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ پڑھی،

اور اس حدیث میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو، ہی دے رہے ہیں کہ نبی رحمت علیہ السلام رفع الیدين کرتے تھے۔ پس ثابت ہوا کہ آپ ﷺ نے آخری نماز بھی رفع الیدين کے ساتھ پڑھی، لہذا نخ کا کہنا جہالت اور نہ ہبی تعصب سے خالی نہیں۔

### حدیث مذکور پر اعتراضات اور ان کے جوابات:

**اعتراض (۱):** یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں ایک راوی محمد بن فضل السدوی عارم ابوالنعمان ہے، تقریباً ۲۱۳ھ میں اس کا حافظہ متغیر ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اختلاط کا شکار ہو گیا اور اس کی عقلیٰ زائل ہو گئی۔

**جواب:** یاد رہے کہ محمد بن فضل سدوی نے حافظہ کے تغیر کے بعد کوئی حدیث بیان نہیں کی۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”تغیر قبل موته فما حدث۔“ ①

”موت سے پہلے اس کا حافظہ متغیر ہو گیا، اس نے اس کے بعد کوئی حدیث بیان نہیں کی۔“

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ما ظهر له بعد اختلاطه حدیث منکر وهو ثقة۔“ ②

”اختلاط کے بعد اس سے کوئی منکر روایت ظاہر نہیں ہوئی اور یہ شقر راوی ہے۔“ پس معارض میں جرأت ہے تو ثابت کرے کہ محمد بن فضل السدوی نے حافظہ کے تغیر کے بعد یہ حدیث بیان کی ہو۔ جب اس کی کوئی روایت ثابت ہی نہیں تو حرج بالکل فضول اور عجیب ہے۔

① الكاشف: ۲/۱۱۰.

② میزان الاعتدال: ۴/۸، نیز دیکھیں: سیر أعلام النبلاء: ۱۰/۲۶۷۔

(۲) مذکورہ روایت کے مطابق محمد بن فضل السدوس امام تھے اور محمد بن اسماعیل اسلامی مقتدی تھے بھلا جس شخص کی عقل زائل ہو جائے اسے امام کون بتاتا ہے؟

حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما:

پہلی حدیث:

۲۔ ((عَنْ أَبْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدِيهِ حَدْوَ مَنْكِبِيهِ إِذَا افْتَحَ الصَّلَاةَ ، وَإِذَا كَبَرَ لِلرُّكُوعِ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوعِ رَفِعُهُمَا كَذَلِكَ أَيْضًا ، وَقَالَ (سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ) وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ . )) ①

”سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے، اسی طرح جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے (تو دونوں ہاتھ اٹھاتے) جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں تک اٹھاتے اور (سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ) کہتے، اور سجدوں میں رفع الیدين نہ کرتے تھے۔“

دوسری حدیث:

((أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ: أَرَأَيْتُكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ، فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَقْرَئُ مِنْهُ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ . )) ②

① صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب رفع الیدين فی التکبیرۃ الاولی مع الافتتاح سواء، رقم: ۷۳۵۔  
صحیح مسلم، رقم: ۳۹۰۔ صحیح ابن خزیم: ۲۲۲ / ۱۔ صحیح ابن حبان: ۱۶۸ / ۳۔ مسند ابی عوانہ: ۹۰ / ۲۔ سنن ترمذی: ۱ / ۵۹۔ ② صحیح بخاری، کتاب العلم، رقم: ۱۱۶۔

”سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہا کے فرمایا کہ آخر عمر میں (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی۔ جب اپنے سلام پھیرا تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ تمہاری آج کی رات وہ ہے کہ اس رات سے سو برس کے آخر تک کوئی شخص جوز میں پر ہے وہ باقی نہیں رہے گا۔“

**فانتہ ۶:** سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہا ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ زندگی کی آخری نمازوں میں پڑھیں۔ مزید براہم وہ رسول اللہ ﷺ سے رفع الیدين بھی روایت کرتے ہیں جیسا کہ ابھی گزر ہے اور اگر نبی کریم ﷺ آخوند میں رفع الیدين نہ کرتے ہوتے تو وہ کبھی بھی رفع الیدين روایت نہ کرتے، بلکہ ترک رفع الیدين روایت کرتے۔ واللہ اعلم!

### حدیث سیدنا مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ:

۳۔ ((عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرَثِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَرَ رَفَعَ يَدِيهِ، وَإِذَا رَأَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ .)) ①

”سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تکبیر تحریک کہتے، اور جب رکوع کرتے، اور جب رکوع سے سراٹھاتے تو رفع الیدين کرتے تھے۔“

**فانتہ ۷:** جب نبی کریم ﷺ ۹ ہجری میں غزوہ توبوک کے لیے تیار یوں میں مصروف تھے تو سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں سمیت مدینہ منورہ تشریف لائے اور مشرف بالاسلام ہوئے، ان کو رخصت کرتے وقت نبی اکرم ﷺ نے ان کو تاکید فرمائی کہ تم

① جزء رفع الیدين للبخاری، ص: ۷۴، رقم: ۷۔ صحیح ابن خزیمہ: ۲۹۵ / ۱۔ صحیح ابن حبان: ۱۷۵ / ۳

نماز اسی طرح پڑھنا جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا۔ اور سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو رفع الیدين کرتے دیکھا تھا۔

سیدنا مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ سنہ ۶ھ تک رفع الیدين ہوتا تھا اور خود سیدنا مالک رضی اللہ عنہ کا اپنا عمل بھی رفع الیدين کا تھا۔ جیسا کہ آگے بیان ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ صحابی، نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد بھی رفع الیدين پر عمل کرتے تھے، جیسا کہ ان سے جلیل القدر تابعی ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں۔

#### حدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ:

٤۔ ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا افْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَرَ، ثُمَّ جَعَلَ يَدِيهِ حَدْوَ مَنْكِبِيهِ وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا سَجَدَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَلَا يَفْعُلُهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ .)) ①

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے تھے، اور جب رکوع کرتے تھے تب بھی اسی طرح کرتے تھے، اور جب سجدہ کرتے تھے، (یعنی سجدے کے لیے رکوع سے سیدھے ہوتے تھے) تب بھی اسی طرح کرتے تھے، سجدے سے اٹھتے وقت اسی طرح نہیں کرتے تھے جب دورکعون سے اٹھتے تھے تو رفع الیدين کرتے تھے۔

#### حدیث سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ:

٥۔ ((عَنْ عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَرَ لِالصَّلَاةِ حَدْوَ مَنْكِبِيهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ

① صحیح ابن حزمیمہ، کتاب الصلاة، باب رفع الیدين عند القیام من الجلسه فی الرکعتین الاولین للتشهد، رقم: ۶۹۳۔ ابن حزمیمہ نے اس کو ”حج“ کہا ہے۔

رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ . ) ①

”سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے تکبیر تحریکہ کہتے تو اپنے ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے، اور جب رکوع کا ارادہ کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے، اور جب تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو اسی طرح ہاتھ اور پڑھاتے۔“

فائدہ ..... اس حدیث کو مولوی فیض احمد ملتانی نے صحیح قرار دیا ہے۔ ②

### حدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ:

۶۔ ((عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدِيهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ .) ③

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب وہ نماز شروع کرتے، اور جب رکوع سے سیدھے ہوتے تو رفع الیدين کرتے تھے۔“

فائدہ ..... یہ حدیث حمید الطویل عن انس رضی اللہ عنہ کے طریق سے مردی ہے۔ اور بریلوی فقیہ اعظم مولوی ابو یوسف محمد شریف کوٹلوی حمید عن انس رضی اللہ عنہ کے طریق کے بارہ میں ایک مقام پر امام دارقطنی اور مولوی نیمیوی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ”رواتہ کلهم ثقات“ اور ”اسنادہ جید“ ۔ ④

① جزء رفع الیدين للبخاری، ص: ۵۶، رقم: ۱ - مسنند احمد: ۹۳ / ۱ - صحیح ابن خزیم: ۱۱ / ۲۹۴ - ابن خزیم نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

② نماز مدلل، ص: ۱۳۸، ۱۳۷، طبع مکتبہ حقانیہ، ملتان۔

③ مسنند ابی یعلیٰ: ۴۲۴ / ۶ - جزء رفع الیدين، للبخاری: ۷۱۸ - سنن ابی ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوت والسنۃ فیہا، رقم: ۸۶۶ - سنن دارقطنی: ۱۱ / ۲۹۰ - شیخ البانی رضی اللہ عنہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

④ نماز حنفی مدل، ص: ۹۵، ۲۳۲ - طبع فرید بک شال، لاہور۔

### حدیث سیدنا واللہ عنہ:

سیدنا واللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ حضرموت (یمن) کے شہزادے تھے۔ وہ اسلام کی محبت لے کر مدینہ آگئے تو نبی ﷺ نے ان کو اپنے ساتھ منبر پر بٹھایا، اور ان کے لیے اپنے علاقہ میں زمین کا حصہ مقرر فرمایا، اور ان کو لکھا ہوا حکم نامہ دیا۔ اور فرمایا یہ اپنے قبیلے کا سردار ہے۔ ①

۷۔ ((عَنْ وَائِلِ بْنِ حُبْرٍ أَنَّ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفِعَ يَدِيهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، كَبَرَ وَصَافَ هَمَامٌ حِيَالَ أَذْنِيهِ ثُمَّ التَّحَفَ بِشُوَبِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدِيهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا ، ثُمَّ كَبَرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ رَفَعَ يَدِيهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَيْنَ كَفَاهُ .)) ②

”سیدنا واللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ جب نماز میں داخل ہوئے تو رفع الیدين کیا، اور اللہ اکبر کہا، پھر اپنے آپ کو کپڑے میں لپیٹا، پھر اپنا دیاں ہاتھ باہمیں ہاتھ پر رکھا، پھر جب رکوع کا ارادہ کیا تو کپڑے سے ہاتھ نکال کر رفع الیدين کیا، اور ”اللہ اکبر“ کہہ کر رکوع کیا، اور جب ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہا تب بھی رفع الیدين کیا، اور سجدہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان کیا۔“

۸۔ ((عَنْ وَائِلِ بْنِ حُبْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْتَسَحَ الصَّلَاةَ، رَفَعَ يَدِيهِ ، وَإِذَا رَكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْوَعِ ..... قَالَ وَائِلٌ: ثُمَّ أَتَيْتَهُمْ فِي الشَّتَاءِ فَرَأَيْتَهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيهِمْ فِي الْبَرَائِسِ .)) ③

① الاصلابہ، : ۵۹۵/۳

② صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، رقم: ۸۹۶

③ مسنند حمیدی، ۲/۳۴۲۔ یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

”سیدنا واکل بن حجر الحضری رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے نماز شروع کرتے وقت، اور جب رکوع کیا، اور جب رکوع سے سیدھے کھڑے ہوئے تو رفع الیدین کیا.....“

سیدنا واکل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں دوبارہ آپ کے پاس سردى کے موسم میں آیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے چادریں اوڑھی ہوئی تھیں، اور میں نے دیکھا کہ وہ ان کے اندر سے رفع الیدین کر رہے تھے۔“

**فائدہ:** سیدنا واکل بن حجر رضی اللہ عنہ، محمد عربی ﷺ کی آخری زندگی میں مسلمان ہوئے۔ اور سیدنا واکل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اور سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رفع الیدین کرتے تھے، سیدنا واکل بن حجر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس ۹ اور ۱۰ ہجری میں تشریف لائے، آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رفع الیدین کرتے تھے۔ پس جو بھی رفع الیدین کی منسوخیت کا قائل ہے، اس پر لازم ہے کہ وہ اس کے بعد کی کوئی حدیث پیش کرے۔ کیونکہ ناج منسوخ سے متاخر ہوتا ہے۔ اب اگر سنہ ۱۰ھ کے بعد کی کوئی ترک یا منسوخیت رفع الیدین کی حدیث ہے تو پھر بات بنتی ہے، وگرنہ خالی نعروں و دعووں سے منسوخیت ثابت نہیں ہوتی۔

سیدنا واکل بن حجر رضی اللہ عنہ یمن کے شہزادے تھے اور بادشاہوں کی اولاد میں سے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کے آنے سے تین دن پہلے ہی آپ کی بشارت دے دی تھی۔ ①

۹ ہجری میں جو وودسر وِ دو عالم ﷺ کے پاس آئے تھے، حافظ ابن کثیر رضی اللہ عنہ نے ان میں سیدنا واکل رضی اللہ عنہ کی آمد کا ذکر کیا ہے۔ ②

سیدنا واکل بن حجر رضی اللہ عنہ ۱۰ ہجری میں نبی مکرم ﷺ کے پاس دوبارہ آئے تھے۔ ③

① کتاب الثقات ابن حبان: ۴/۳، ۴۲۴، ۴۲۵۔

② البدایہ والنهایہ: ۵/۷۱۔

③ صحیح ابن حبان: ۳/۳، ۱۶۸۔

۱۰۔ ہجری کو بھی سیدنا واللہ بن حجر شیعۃ نے رفع الیدین کا ہی مشاہدہ فرمایا۔ ①

علامہ ابو الحسن السندھی الحنفی رقم طراز ہیں:

”سیدنا مالک بن الحویرث اور سیدنا واللہ بن حجر الشیعہ رفع الیدین بیان کرنے والے وہ راوی ہیں، جنہوں نے آپ کی آخری عمر میں آپ کے ساتھ نماز ادا کی ہے۔ پس ان دونوں بزرگوں کا ”عند الرکوع والرفع منه“ کے وقت رفع الیدین بیان کرنا، رفع الیدین کے تاخراً اور اس کے دعویٰ نئے کے بطلان کی دلیل ہے۔ ہاں! اگر نئے مانتا ہی ہے تو ترک رفع الیدین کو منسوخ مانا جائے۔“ ②

حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نماز میں تکبیر تحریمہ کہتے، رکوع جاتے، رکوع سے سراٹھاتے اور دو رکعتوں سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرتے تھے:

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میں نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ نماز شروع کرتے، رکوع میں جاتے اور رکوع سے سراٹھاتے وقت رفع الیدین کیا۔“ ③

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ دونوں ہاتھ اٹھاتے جب نماز شروع کرتے اور رکوع سے سراٹھاتے تب بھی۔ ④ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ جس وقت نماز شروع کرتے اور جب

① سنن ابن داؤد، رقم: ۷۲۷۔ سنن نسائی، رقم: ۱۱۵۸۔ البانی رضی اللہ عنہ اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

② حاشیہ ابن ماجہ: ۱/۲۸۲۔ طبع دار الحیل، بیروت۔

③ بیهقی: ۲/۷۳۔

④ بیهقی: ۲/۲۳۔

رکوع کرتے اور رکوع سے سراٹھاتے رفع الیدین کرتے اور عمر بن عبد اللہ سعید رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی ثابت ہے اور اس حدیث کے روایی ثقہ ہیں۔ ①

عبد اللہ بن قاسم سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ لوگ مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے کہا: لوگو! ذرا اپنے چہرے میری طرف کرو، میں تم کو رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر بتاتا ہوں، جو آپ خود پڑھتے تھے، اور ویسی ہی نماز پڑھنے کا حکم دیتے تھے، پس حضرت عمر قبلہ روکھڑے ہو گئے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا یہاں تک کہ دونوں کو اپنے کندھوں کی سیدھی میں برابر کیا۔ پھر اللہ اکبر کہا، پھر رکوع کیا اور اسی طرح رکوع سے سراٹھاتے وقت کیا تو قوم کے لوگوں نے کہا کہ اسی طرح رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے تھے، شیخ نے کہا کہ اس کی سند کے روایی معروف ہیں۔ ②

### سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ:

امام یہقی اور حاکم نے کہا ہے کہ:

”فقد روی هذه السنة عن أبي بكر و عمر و عثمان  
وعلى رضي الله عنه.“ ③

”سنّت رفع الیدین ابو بکر صدیق، عمر، عثمان اور علی رضي الله عنه سے روایت کی گئی ہے۔“

امام یہقی فرماتے ہیں:

”لأن رفع اليدين قد صح عن النبي صلوات الله عليه وسلم ثم عن الخلفاء  
الراشدين ثم عن الصحابة والتابعين .“ ④

”يعنى رفع اليدين نبى كريم صلوات الله عليه وسلم اور خلفاء الراشدين پھر تمام صحابة اور تابعين

① یہقی و کنی، ص: ۷۳۔ ② تحریج الہدایہ، ص: ۲۱۶۔

③ التعلیق المغنی، ص: ۱۱۱۔ جزء رفع يدين سبکی، ص: ۹۔

④ السنن الکبری: ۸۱/۲۔

سے ثابت ہے۔“

### سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے تکمیر تحریمہ کہتے تو دونوں ہاتھوں کو اونچا اور کاندھوں کی سیدھہ اور مجاز میں کر لیتے۔ اسی طرح جب رکوع میں جاتے اور رکوع سے سراٹھاتے اور دو رکعت پڑھ کر اٹھتے رفع الیدين کرتے تھے۔<sup>①</sup> نیز امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جزء رفع الیدين کے شروع میں یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: سترہ صحابہ کرام سے روایت ہے:

”أنهم كانوا يرفعون أيديهم عند الركوع و عند الرفع منه.“

”بے شک وہ رکوع جاتے اور رکوع سے سراٹھاتے وقت رفع الیدين کیا کرتے تھے۔“

### دوسرے صحابہ کرام رفع الیدين کرنا:

سیدنا واکل بن حجر رضی اللہ عنہ، حسن بصری، حمید بن ہلال اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم بغیر کسی استثنی کے فرماتے ہیں: ”تمام صحابہ کرام رفع الیدين نماز کی ابتداء میں، رکوع کو جانے اور رکوع سے سراٹھاتے ہوئے رفع الیدين کیا کرتے تھے۔“<sup>②</sup>

علامہ ابن حزم رقطار از ہیں: ”تمام صحابہ کرام رفع الیدين رفع الیدين کیا کرتے تھے۔“<sup>③</sup>

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”کسی ایک صحابی رسول ﷺ سے بھی یہ ثابت نہیں کہ وہ رفع الیدين نہ کرتا ہو اور اس روایت کی سند رفع الیدين کرنے والی روایات سے زیادہ

① جزء القرآن للبغدادی، ص: ۶ - سنن ابو داؤد، رقم: ۷۳۹ - مسند احمد: ۱۶۵/۳ - سنن ابن ماجہ، ص: ۶۲ - صحيح ابن خزیمہ، رقم: ۵۸۴.

② جزء رفع الیدين: ۴۹، ۴۸، ۳۴ - السنن الکبریٰ، للبغهقی: ۲/۷۵، رقم: ۲۵۲۴۰۰۲۵۲۴.

③ المحملی، مسألة رفع الیدين عند.....: ۲/۵۸۰.

صحیح ہو۔<sup>①</sup>

۱- ((عَنْ الْحَسْنِ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ كَانَمَا آيَدِيهِمُ الْمَرَأَوْحُ يَرْفَعُونَهَا إِذَا رَكَعُوا، وَإِذَا رَفَعُوا رُؤْسَهُمْ.))<sup>۲</sup>

”حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے ہاتھ پنکھوں کی طرح ہوتے تھے۔ (یعنی نیچے اور پر ہوتے تھے) کہ رکوع کرنے اور رکوع سے سیدھے ہونے کے وقت ہاتھ اور اٹھاتے تھے۔“

۲- ((عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا صَلُوا كَانَ آيَدِيهِمْ حِيَالَ آذَانِهِمْ كَانَهَا الْمَرَأَوْحُ.))<sup>۳</sup>

”جمید بن ہلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام نماز میں رفع الیدين کرتے تھے، ان کے ہاتھ پنکھوں کی طرح اور نیچے ہوتے تھے۔“

۳- ((عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: هَلْ أُرِيْكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَبَرَ وَرَفَعَ يَدِيهِ، ثُمَّ كَبَرَ وَرَفَعَ يَدِيهِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدِيهِ، ثُمَّ قَالَ هَكُذا فَاصْنَعُوا، وَلَا يَرْفَعَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.))<sup>۴</sup>

”سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: انہوں نے کہا کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریقہ بتاؤں اور سکھاؤں؟ پھر ”اللَّهُ أَكْبَر“ کہہ کر

<sup>۱</sup> جزء رفع الیدين: ۵۶۔ السنن الکبریٰ، للبیهقی: ۷۴/۲، رقم: ۲۵۲۳۔

<sup>۲</sup> جزء رفع الیدين، ص: ۱۰۸۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۴۳۵۔ سنن الکبریٰ، للبیهقی: ۷۵/۲۔ المحلی، لابن حزم: ۸۹/۴۔

<sup>۳</sup> جزء رفع الیدين، ص: ۱۰۸۔

<sup>۴</sup> سنن دارقطنی، کتاب الصلاۃ: ۱/۱۲۹۔ الاوسط، لابن المنذر: ۳/۱۳۸۔ حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ اس کے راوی ”شیخ“ ہیں۔ تلخیص الحبیر: ۱/۱۹۲۔

اپنے دونوں ہاتھ اور اٹھائے، پھر رکوع کے لیے تکبیر کہہ کر دونوں ہاتھ اور اٹھائے، پھر (سمع اللہ لمن حمد) کہہ کر ہاتھ اور اٹھائے، پھر کہا اسی طرح کیا کرو اور بجود میں رفع الیدين نہیں کرتے تھے۔“

۴- ((عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثَ إِذَا صَلَّى كَبَرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ هَكَذَا .)) ①

”ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے سیدنا مالک بن حوریث رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب انھوں نے نماز شروع کی تو تکبیر کی، اور رفع الیدين کیا، اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا تو رفع الیدين کیا، اور جب رکوع سے سراہھایا تو رفع الیدين کیا، اور انھوں نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔“

۵- ((عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ عُمَيرٍ قَالَ: رَأَيْتُ أُمَّ الدَّرَاءِ تَرْفَعُ يَدَيْهَا فِي الصَّلَاةِ حَذَوْ مَنْ تَكَبَّرَهَا حِينَ تَفْتَحُ الصَّلَاةَ، وَحِينَ تَرْكَعُ، فَإِذَا قَالَتْ سَمَعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَتْ يَدَيْهَا، وَقَالَتْ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ .)) ②

”عبد ربہ سلیمان بن عمیر سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہ کو دیکھا نماز میں اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتی تھیں، جب نماز شروع کرتی تھیں اور جب رکوع کرتی تھیں، اور جب ”سمع الله لمن حمده“ کہتی تھیں تو ”ربنا ولک الحمد“ بھی کہتی تھیں۔“

فاته ..... امام بخاری رضی اللہ عنہ اس روایت کے بعد فرماتے ہیں کہ:

① صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب رفع الیدين فی الاولی مع الافتتاح سواء، رقم: ۷۳۷۔ صحیح مسلم: ۱۵۸/۱۔ صحیح ابن خزیمه: ۲۹۵/۱۔ صحیح ابن حبان: ۱۷۵/۳۔

② جزء رفع الیدين، ص: ۱۰۰، رقم: ۳۵۔

(( وَنَسَاءُ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ هُنَّ أَعْلَمُ مِنْ هُؤُلَاءِ  
جِينَ رَفِعَ أَيْدِيهِنَّ فِي الصَّلَاةِ . ))

”سیدنا الانبیاء والرسول، رسول مقبول ﷺ کے بعض صحابہ کرام عنہم کی بیویاں ان (رفع الیدین نہ کرنے والوں) سے زیادہ جانے والی تھیں کیونکہ وہ نماز میں رفع الیدین کرتی تھیں۔“

۶- (( عَنْ عَبَّاسٍ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أَسَيْدٍ وَسَهْلٌ  
بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدٌ بْنُ مُسْلِمَةَ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ: فَكَبَرَ فَرَفَعَ يَدِيهِ ، ثُمَّ رَفَعَ يَدِيهِ جِينَ كَبَرَ لِلرُّكُوعِ  
فَوَضَعَ يَدِيهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ )) ①

”عباس بن سہل فرماتے ہیں کہ ابو حمید، ابو اسید، سہل بن سعد، محمد بن مسلمۃ رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے پھر رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ کرنے لگے۔ ابو حمید نے کہا: میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو جانتا ہوں، پس وہ کھڑے ہوئے تکبیر کی اور رفع الیدین کیا۔ پھر جب رکوع کے لیے تکبیر کی تو رفع الیدین کیا، اور اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے۔“

فَإِنْ وَ.....: یہ روایت سنن ابو داؤد (۳۰۷) اور سنن ترمذی (۳۰۴) میں موجود ہے، اس میں ہے کہ ابو حمید الساعدی نے دس صحابہ کی مجلس میں کہا کہ میں تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز جانتا ہوں۔ پھر انہوں نے نماز پڑھ کر دھائی تو تمام صحابہ نے اس پر کہا کہ (( صَدَقْتَ هَكَذَا يُصَلِّيْ . )) آپ نے سچ کہا: ”سید المرسلین ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔“

① جزء رفع الیدین للبخاری، ص: ۷۳، رقم: ۵.

اس میں بھی رکوع سے سراٹھاتے، اور دور کتوں سے اٹھ کر رفع الیدين کرنا موجود ہے۔ اور یہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد کی بات ہے کہ صحابہ رسول اللہ ﷺ کی نماز پر گفتگو کرتے ہیں ورنہ وہ کہہ دیتے چلوسا منے چل کر دیکھ لیتے ہیں۔

امام ابن خزیمہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن یحیٰ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص حدیث ابو حمید سننے کے باوجود رکوع میں جاتے اور اس سے سراٹھاتے وقت رفع الیدين نہیں کرتا تو اس کی نماز ناقص ہوگی۔“ ①

۷۔ ((عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: رَأَيْتُ أَبْنَ عَبَّاسَ يَرْفَعُ يَدِيهِ حَيْثُ كَبَرَ، وَإِذَا رَكِعَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوعِ .)) ②

”ابو حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ بکیر تحریمہ کہتے اور رکوع میں جاتے اور رکوع سے سراٹھاتے وقت رفع الیدين کیا کرتے تھے۔“

۸۔ ((عَنْ عَطَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ، وَأَبْنَ عَبَّاسَ وَأَبْنَ عَبَّاسِ وَأَبْنَ الرَّزِيْرِ يَرْفَعُونَ أَيْدِيهِمْ حِينَ يَفْتَحُونَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا رَكِعُوا ، وَإِذَا رَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ مِنَ الرَّكُوعِ .)) ③

”امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے اسٹار عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس، سیدنا ابن زبیر، سیدنا ابوسعید اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ نماز شروع کرنے کے وقت، اور رکوع کے وقت رفع الیدين کیا کرتے تھے۔“

۹۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کو رفع الیدين کے بغیر نماز پڑھنے دیکھتے تو اسے کنکریاں مارتے (کہ رفع الیدين سے نماز پڑھا کرو)۔ ④

① صحیح ابن حزیمہ: ۲۹۸/۱۔ ابن خزیمہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

② جزء رفع الیدين، للبخاری، ص: ۹۴، رقم: ۲۱۔

③ جزء رفع الیدين للبخاری، ص: ۱۵۲۔

④ جزء رفع الیدين، ص: ۸۶۔ مسند حمیدی: ۲۷۷/۲۔

۱۰ - ((عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدِيهِ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدِيهِ، وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ رَفَعَ يَدِيهِ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدِيهِ، وَرَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ)) ①

”(أَسْتَادُ اِمَامِ مَالِكٍ جَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَافِعُ جَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعِي سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہا نماز میں داخل ہوتے وقت تکبیر کہتے، اور رفع الیدين کرتے۔ اور جب ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ“ کہتے تھے تو رفع الیدين کرتے، اور جب دورکعتوں سے اٹھتے تھے تو رفع الیدين کرتے تھے۔ اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہا اسے محسن اعظم، نبی مکرم ﷺ سے مرفوع بیان کرتے ہیں۔“

فَاتَ ۖ ..... امام بخاری جَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے استاد امام علی بن مديني جَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں کہ حدیث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بنابر مسلمانوں کے لیے رفع الیدين کرنا ضروری ہے۔ ② بعض لوگ اس حدیث پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ حدیث مرفوع نہیں بلکہ موقوف ہے، جیسا کہ امام ابو داؤد جَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے (السنن) میں فرمایا ہے۔ اور یہ لوگ اعتراض کرتے ہوئے امام بخاری کی رفتہ شان کو بھی گرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ امام بخاری جَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسے مرفوع کر دیا ہے۔ صحیح بخاری روس میں لکھی گئی ہے، اور روس میں جا کر اس میں یہ تبدیل واقع ہوئی وغیرہ۔ نعوذ باللہ۔ یعنی دوسرے لفظوں میں منکرین حدیث کو ایک ہتھیار بھی فراہم کر رہے ہیں۔ اللهم اهدہم فانہم لا یعلمون۔

حالانکہ کسی حدیث کے مرفوع و موقوف ہونے میں اختلاف ہونا احتفاظ کے ہاں بھی مضر نہیں ہے۔ پیش طیکہ بیان کرنے والے ثقہ ہوں۔ جیسا کہ دیوبندی شیخ الحدیث سرفراز خان صدر صاحب امام تیہنی، علامہ حازمی، حافظ ابن حجر اور امام نووی رحمہم اللہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

① صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷۳۹۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ۳۹۰۔

② التلخیص الحبیر: ۱/۲۱۸۔

”هم بیان کر آئے ہیں کہ صحیح بلکہ خالص حق بات یہ ہے جس پر فقہاء، علماء اصول اور محقق محدثین متفق ہیں کہ جب کوئی حدیث مرفوع اور موقوف روایت کی گئی ہو، یا موصول اور مرسل بیان ہوئی ہو تو اس صورت میں حدیث مرفوع اور متصل ہی تصحیحی جائے گی۔ چاہے رفع اور وصل کرنے والے حفظ اور عدد میں زیادہ ہوں یا کم، حدیث بہر حال مرفوع ہوگی۔“ ①

مزید ان صاحب نے کئی مقامات پر اس مسئلہ پر بحث کی ہے کہ مرفوع کو موقوف کے، اور موصول کو مرسل کے مقابلے میں ترجیح ہوگی۔ ②

الہذا حدیث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو مرفوع اور موقوف دونوں طرح بیان ہونے کے باوجود اس کا حکم مرفوع کا لگایا جائے گا۔ جب کہ اس کو مرفوع بیان کرنے والے امام بخاری و دیگر جلیل القدر انہے محدثین رحمہم اللہ ہیں، بلکہ کئی ایک حنفی علماء نے حدیث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو مرفوع تسلیم کیا ہے۔

۱۱۔ ((عَنْ أَبِي الزُّبَيرِ أَنَّ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ إِذَا افْتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدِيهِ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَيَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ .)) ③

”ابوزبیر سے روایت ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ اور پاؤٹھاتے تھے، اور جب رکوع کرتے تھے اور رکوع سے سرا اور پاؤٹھاتے تھے، تب بھی اسی طرح ہاتھ اور پاؤٹھاتے تھے، اور کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح ہاتھ اور پاؤٹھاتے تھے۔“

۱۲۔ عبد اللہ بن القاسم فرماتے ہیں کہ:

((بَيْنَمَا النَّاسُ يُصْلِوْنَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ خَرَجَ

① شرح مسلم: ۲۵۶/۱۔

② دیکھیں: احسان الكلام، ص: ۲۸۲، ۲۸۵، ۳۲۰، ۳۲۲، ۳۲۵، ۳۵۰، ۳۵۸، ۳۶۰۔

③ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوٰۃ، رقم: ۸۶۸۔ مسند السراج، ص: ۶۲۔ البانی رضی اللہ عنہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

عَلَيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: أَقْبِلُوا عَلَى بُو جُو هِكْمٌ  
أَصْلَى بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ الَّتِي كَانَ يُصَلِّي وَيَامِ  
بِهَا، فَقَامَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَرَفَعَ يَدِيهِ حَتَّى حَادَّا بِهِمَا مَنْكِبِيَّهُ ،  
كَبَرَ ثُمَّ غَضَّ بَصَرَهُ ، ثُمَّ رَفَعَ يَدِيهِ حَتَّى حَادَّا بِهِمَا مَنْكِبِيَّهُ ، ثُمَّ  
رَكَعَ وَكَذَلِكَ حِينَ رَفَعَ قَالَ لِلنَّاسِ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
يُصَلِّي إِنَّا (۱)

لوگ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے کہ (اچانک) ان کے  
پاس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا:  
”لوگو! اپنے چہرے میری طرف کرو، میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر  
دکھاتا ہوں، جو آپ پڑھتے تھے، اور جس کا حکم دیتے تھے۔ پس آپ قبلہ کی  
طرف منہ کر کے کھڑے ہو گئے، اور اپنے کندھوں تک رفع الیدين کیا، اور  
”اللَّهُ أَكْبَرُ کہا۔“ پھر آپ نے اپنی نظر جھکا لی، پھر آپ نے تکبیر کی، پھر  
رکوع کیا، اور اسی طرح رفع الیدين کیا، جب آپ رکوع سے کھڑے ہوئے۔  
آپ نے (نماز کے بعد) لوگوں سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں اس طرح  
نماز پڑھاتے تھے۔“

۱۳ - ((عَنْ عَاصِمٍ قَالَ رَأَيْتُ أَنَّسَ بْنَ مَالِكَ إِذَا افْتَسَحَ الصَّلَاةَ

كَبَرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَيَرْفَعُ كُلَّمَا رَكَعَ، وَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْوَعِ)) (۲)

”عاصم سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب  
انھوں نے نماز شروع کی تکبیر کی، اور رفع الیدين کیا، اور جب رکوع کیا

۱ نصب الراية ۴۱۶/۱۔ مسند الفاروق، ابن کثیر، ص: ۱۶۵، ۱۶۶۔ شرح ترمذی، ابن سید  
الناس ۲/۲۱۷، واللفظ له.

۲ جزء رفع الیدين، رقم: ۵۶، ۲۰، ص: ۹۳۔

کرتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدين کرتے تھے۔“

۱۴۔ سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ (مشہور تابعی) فرماتے ہیں:

”حضرور انور ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شروع نماز میں، رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رفع الیدين کرتے تھے۔ اس کی سند بالکل صحیح ہے۔“<sup>①</sup>

### تابعین کا رفع الیدين کرنا:

۱۔ ((عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ: رَأَيْتُ مُحَمَّداً وَالْحَسَنَ وَابَا نَصْرَةَ وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَعَطَاءَ وَطَاؤِسًا وَمُجَاهِدًا وَالْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ وَنَافِعًا وَبَنَ أَبِي تَجِيْعٍ إِذَا افْتَحُوا الصَّلَاةَ رَفَعُوا أَيْدِيهِمْ وَإِذَا رَكَعُوا ، وَإِذَا رَفَعُوا رُؤوسَهُمْ مِنَ الرَّكُوعِ))<sup>②</sup>

”ربيع بن صحیح کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین، حسن بصری، ابونصرہ، قاسم بن محمد (سیدنا ابوکبر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے) عطاء بن ابی رباح (ابو حنیفہ کے استاد) طاؤس پیمانی، مجاهد، حسن بن مسلم، نافع (امام مالک کے استاد) اور عبد اللہ بن ابی شیخ جیلیش کو دیکھا کہ جب نماز شروع کرتے، اور جب رکوع کرتے، اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدين کرتے تھے۔“

۲۔ ((عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَاشٍ يَقُولُ: لِكُلِّ شَيْءٍ زَينَهُ وَزَينَهُ الصَّلَاةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدِيكَ إِذَا كَبَرْتَ ، وَإِذَا رَكَعْتَ ، وَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ الرَّكُوعِ))<sup>③</sup>

”محمد بن عجلان سے روایت ہے کہ نعمان بن ابی عیاش سے میں نے سنا، کہتے تھے کہ ہر چیز کے لیے زینت ہوتی ہے، اور نماز کے لیے زینت یہ ہے کہ جس وقت تکبیر تحریمہ کہو، جس وقت رکوع کرو اور جس وقت رکوع سے سیدھے

① السنن الکبریٰ، للبیهقی: ۷۵/۲۔ ۲۱۸/۹۔ ۲۶۷۔ التمهید: .

② جزء رفع الیدين، ص: ۵۹۔

کھڑے ہو تو دونوں ہاتھ اور پاؤ ٹھاؤ۔ (یعنی رفع الیدين کرو۔)

۳۔ ((عَنْ دَاؤَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: رَأَيْتُ وَهَبَ بْنَ مُنْبَهَ إِذَا كَبَرَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَدَوْ أَذْنِيهِ ، وَإِذَا رَكَعَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْوَعِ .)) ①

”داود بن ابراہیم سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے وہب بن منہہ تابعی کو دیکھا کہ جب پہلی تکبیر کہتے اور جس وقت رکوع کرتے، اور جس وقت رکوع سے سر اٹھاتے تو کانوں کے برابر رفع الیدين کرتے۔“

۴۔ ((عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَالْفَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَعَطَاءً وَمُكْحُولًا وَرَفِيعَوْنَ أَيْدِيهِمْ فِي الصَّلَاةِ إِذَا رَكَعُوا وَإِذَا رَفَعُوا .)) ②

”عکرمہ بن عمار سے روایت ہے، کہتے ہیں: میں نے سالم بن عبد اللہ، قاسم بن محمد، عطاء (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اسٹاڈ) اور مکھول کو دیکھا کہ نماز میں رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدين کرتے تھے۔“

۵۔ ((عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيرَ عَنْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: هُوَ شَيْءٌ تَرِينَ بِهِ صَلَاتَكَ )) ③

”عبدالملک بن سلیمان سے روایت ہے کہ میں نے تابعی سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے نماز میں رفع الیدين کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: یہ ایک ایسا عمل ہے، جس سے تو اپنی نماز کو مزین کرتا ہے۔“

## ۶۔ سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ اور رفع الیدين:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جزء رفع الیدين میں لکھتے ہیں:

① مصنف عبدالرزاق: ۲۹/۲۔ التمهید: ۹/۲۲۸۔

② جزء رفع الیدين، رقم: ۷۵/۲۔

③ جزء رفع الیدين، رقم: ۱۰۸۔ السنن الکبریٰ، للبیهقی: ۲/۷۵۔

((عَمْرُوا بْنُ الْمُهَاجِرِ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ لَيْسَ الْمُسَالِنِيُّ أَنْ اسْتَأْذِنَ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَاسْتَأْذَنَتْ لَهُ عَلَيْهِ فَقَالَ: الَّذِي جَلَدَ أَخَاهُ فِي أَنْ يَرْفَعَ يَدِيهِ أَنْ كُنَّا لَنَا دُونَدُبٌ عَلَيْهِ وَنَحْنُ غِلْمَانٌ بِالْمَدِينَةِ، فَلَمْ يَأْذُنْ لَهُ. )) ①

”عمرو بن مهاجر نے کہا: عبد اللہ بن عامر مجھے کہتے ہیں کہ میں انہیں خلیفۃ المسلمين عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤں، میں نے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے جب اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ عبد اللہ بن عامر ہی ہے جس نے اپنے بھائی کو رفع الیدين کرنے پر کوڑا امارا تھا۔ ہمیں تو رفع الیدين سکھایا جاتا تھا، جب کہ ہم مدینہ میں بچے تھے۔ پس عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے پاس آنے کی اجازت نہ دی۔“

درج ذیل تابعین، فقهاء سے باسن صحیح رکوع سے پہلے اور بعد میں رفع الیدين کرنا ثابت ہے:

- (۱) حسن بصری، (۲) عطاء (استاد امام ابوحنیفہ)، (۳) طاؤس (شاگرد ابن عباس رضی اللہ عنہ)، (۴) مجاهد، (۵) نافع (مولی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، استاد امام مالک)، (۶) سالم، (۷) سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم۔ ② (۸) ابو قلابہ، (۹) ابن ابی شحہ، (۱۰) حسن بن مسلم، (۱۱) عبد اللہ بن دینار، (۱۲) عمر بن عبدالعزیز، (۱۳) قاسم بن محمد، (۱۴) قیس بن سعد، (۱۵) محمد بن سیرین، (۱۶) نعمان بن ابی عیاش، (۱۷) مکحول رضی اللہ عنہم۔ ③

### اممہ کرام اور رفع الیدين:

﴿ امام عبد اللہ بن مبارک (شاگرد امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ) تبع تابعی فرماتے ہیں کہ:

((كَانَنِيْ أَنْظَرْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَرْفَعُ فِي الصَّلَاةِ لِكَثْرَةِ

① جزء رفع الیدين، رقم: ۱۷.

② سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب رفع الیدين عند الرکوع، رقم: ۲۵۶.

③ جزء رفع الیدين للإمام البخاری: ۵۶، ۶۳، ۶۴.

### الأَحَادِيثُ وَجَوْدَةُ الْأَسَانِيدِ )) ①

”يعنى رسول اللہ ﷺ سے اتنی زیادہ احادیث صحیح و عمدہ اسانید کے ساتھ مروی ہے کہ گویا میں رسول اللہ ﷺ کو نماز میں رفع الیدين کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔“

﴿ امام تیہنی حَرَّشَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ (اسْتَادَ أَبُو حَنِيفَةَ حَرَّشَ) كَمُتَعَلِّقٍ لَكُتْبَهِ ۝ ہیں : ایوب حَرَّشَ کا پیان ہے کہ میں نے عطاے کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا :

(( يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَسَحَ الصَّلَاةُ ، وَإِذَا رَكَعَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْوْعِ . )) ②

”کہ وہ جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع میں جاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدين کرتے۔“

### امام مالک حَرَّشَ :

امام مالک حَرَّشَ بھی تکبیر تحریمہ اور رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنی نمازوں میں رفع الیدين کیا کرتے تھے۔ ③

امام مالک اپنی موطا میں یہ حدیث مبارک نقل کرتے ہیں؛ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

(( أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَسَحَ الصَّلَاةُ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِيَّهِ ، وَإِذَا كَبَرَ لِرُكُونٍ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُونِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ أَيْضًا ، وَقَالَ ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ وَكَانَ لَا يَقْعُلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ . )) ④

① السنن الکبریٰ، للبیهقی: ۲۹/۲. ② السنن الکبریٰ، للبیهقی: ۷۳/۲.

③ فتح الباری: ۱/۲۰، باب رفع الیدين.

④ موطا امام مالک برواية ابن القاسم، ص: ۱۱۳، رقم: ۵۹۔ والموطا بالرواية الثمانية (۱۷۰) ۳۷۵/۱، ۳۷۶، بتحقيق الشیخ سلیم الہلالی حفظہ اللہ۔ والموطا، ص: ۸۰، رقم: ۷۸، بتحقيق عبدالمجید ترکی، بیروت.

”رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے، اٹھاتے تھے دونوں ہاتھ برابر دونوں موئذھوں کے، اور جب سر اٹھاتے رکوع سے، تب بھی دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اٹھاتے، اور کہتے ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ اور سجدوں کے نیچے میں ہاتھ نہ اٹھاتے، نہ سجدے کو جاتے وقت۔“

حافظ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

(( رَوَى أَبْنُ وَهْبٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرِيمٍ وَأَشَهَبُ وَابْنُ الْمُصْبِعِ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عَلَى حَدِيثِ بْنِ عُمَرَ هَذَا إِلَى أَنْ مَاتَ )) ①

”یعنی امام ابن وہب، امام ولید بن مسلم، امام سعید بن ابی مریم، امام اشھب اور امام ابو مصعب امام مالک کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ وہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے موافق نماز میں رفع الیدين کرتے رہے، یہاں تک کہ ان کی وفات ہو گئی۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَمُعْمَرٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَابْنُ عَيْنَةَ وَعَبْدَاللهِ بْنُ الْمَبَارِكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ .“ ②

”امام مالک، معمر، اوزاعی، ابن عینۃ، ابن المبارک، امام شافعی، احمد اور سحنون کا یہی مسلک ہے۔“

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کا رفع الیدين کے بارے ذکر مندرجہ ذیل کتب میں موجود ہے:  
۱- جامع ترمذی، مع عارضة الاحوذی: ۲/۵۷، جامع ترمذی مع

تخریج احمد شاکر: ۲/۳۷.

۲- طرح التشریب، للعرائی: ۲/۲۵۳ / ۲۵۴.

② سنن ترمذی: ۲/۲۷، طبع بيروت.

① التمهید: ۲/۲۱۳، ۲۲۲.

- ٣- التمهید، لابن عبدالبر: ٩/٢١٣، ٢٢٢، ٢٢٣، ورواه بأسانید من طرق عنه.
- ٤- الاستذکار: ٢/١٢٤.
- ٥- شرح صحيح مسلم للنوی: ٤/٩٥.
- ٦- المجموع شرح المهدب: ٣/٣٩٩.
- ٧- المغني لابن قدامه: ١/٢٩٤.
- ٨- نيل الاوطار للشوكاني: ٢/٤١٨٠ - ١٨٠.
- ٩- معالم السنن للخطابي: ١/١٩٣.
- ١٠- شرح السنة للبغوي: ٣/٢٣.
- ١١- المحلى لابن حزم: ٤/٨٧.
- ١٢- المفہوم للقرطبی بحوالہ تحفۃ الاحدوی: ١/٢٢٠ وغیرہم.
- ١٣- مؤطہ امام محمد، ص: ٨٩.

بعض الناس کامالکیوں کی غیر متند کتاب ”المدونۃ“ کے حوالے سے امام مالک کا مسلک عدم رفع یہین بیان کرنا درست نہیں۔ کیونکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی و مشہور تلامذہ ان سے رفع الیدين بیان کرتے ہیں جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔

### امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ احادیث صحیحہ کی روشنی میں کیا خوب فرماتے ہیں:

((لَا يَحُلُّ لِأَحَدٍ سَمِعَ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، وَعِنْدَ الرَّكُوعِ، وَالرَّفْعِ مِنَ الرَّكُوعِ أَنْ يَتَرَكَّ أَلْقِتَادَاءَ بِفَعْلِهِ ﷺ ))

① بحوالہ نور العینین، ص: ١٧٠، طبع مکتبہ اسلامیہ، فیصل آباد.

② طبقات الشافعیۃ الکبری: ١/٢٤٢.

”جو شخص رسول اللہ ﷺ کی شروع نماز، رکوع سے پہلے، اور بعدہ رفع الیدين والی حدیث سن لے، اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ اس پر عمل نہ کرے، اور اقتداء سنت کو چھوڑ دے۔“

علامہ سکنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے صاف ظاہر ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ رفع الیدين کو واجب، اور ضروری قرار دیتے ہیں۔

ربع کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ رفع الیدين کا کیا معنی ہے؟ تو انہوں نے کہا:

”تعظیمُ اللہِ وَاتباعُ سُنّةِ نَبِیِّهِ ﷺ . ①“

”کہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور سنت نبی ﷺ کی اتباع ہے۔“

السنن الکبریٰ، للبیهقی (۸۲ / ۲) پر لکھا ہے کہ: امام الربع نے ان سے عند الرکوع، رفع الیدين کے متعلق سوال کیا تھا۔

مزید برآں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(( وَيَهْدَا نَقُولُ فَنَامُرُ كُلَّ مُصَلٍ ، إِمَاماً وَمَأْمُومًا ، أَوْ مُنْفَرِدًا ،  
رَجُلًا أَوْ اِمْرَأَةً أَنْ يَرْفَعَ يَدِيهِ إِذَا افْتَحَ الصَّلَاةَ ، وَإِذَا كَبَرَ لِلرَّكُوعِ ،  
وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوعِ . )) ②

”ہمارا مذہب یہی ہے، اور ہم ہر نماز پڑھنے والے، خواہ وہ امام ہو، یا مقتدی یا منفرد، مرد ہو یا عورت سب کو نماز شروع کرتے، رکوع میں جاتے، اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدين کرنے کا حکم دیتے ہیں۔“

امام احمد بن خبل رحمۃ اللہ علیہ:

مسائل الامام احمد، لابی داؤد السجستانی، ص: ۵۰ (رقم: ۲۳۵-۲۳۳) پر ہے کہ:

(( رَأَيْتُ أَحْمَدَ يَرْفَعُ يَدِيهِ عِنْدَ الرَّكُوعِ ، وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ

① کتاب الام: ۹۱ / ۱ . ② کتاب الام، للشافعی: ۱۲۶ / ۱ .

الرَّكْوَعُ كَرْفَعِهِ عِنْدَ اسْتِفْتَاحِ الصَّلَاةِ يُحَادِيَانِ أَذْنَيْهِ وَرَبِّمَا قَصَرَ عَنْ رَفْعِ الْإِفْتَاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ قَيْلَ لَهُ: رَجُلٌ سَمِعَ هَذِهِ الْأَحَادِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا يَرْفَعُ، هُوَ تَامُ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: تَمَامُ الصَّلَاةِ لَا أَدْرِيْ وَلَكِنْ هُوَ عِنْدِيْ فِي نَفْسِهِ مُتَغَرِّضُ)

”میں نے امام احمد کو دیکھا ہے وہ رکوع سے پہلے، اور بعد میں بھی شروع نماز کی طرح رفع الیدين کا نوں تک کرتے تھے، اور بعض اوقات شروع نماز والے رفع الیدين سے ذرا تقصیر کر کے رفع الیدين کرتے تھے۔

اور میں نے امام احمد رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا جب ان سے کہا گیا کہ؛ ایک شخص رفع الیدين کی نبی ﷺ کی یہ احادیث سنتا ہے اور پھر بھی رفع الیدين نہیں کرتا۔ کیا اس کی نماز پوری ہوتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: پوری نماز ہونے کا تو مجھے معلوم نہیں ہے، ہاں وہ فی نفسِ شخص والی نماز ہے (ناقص نماز والا ہے)۔<sup>①</sup> فاتحہ .....: جو لوگ رفع الیدين نہیں کرتے، امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے ان کی نمازوں کو ناقص قرار دیا ہے۔<sup>②</sup>

ان ائمہ کرام اور فقہائے عظام رضی اللہ عنہم سے رفع الیدين کرنا ثابت ہے:

- (۱) امام مالک، (۲) امام معمر، (۳) امام او زاعی، (۴) امام ابن عینہ، (۵) امام عبداللہ بن مبارک، (۶) امام شافعی، (۷) امام احمد، (۸) امام اسحاق بن راھویہ،<sup>③</sup> (۹) ابوذر ییر، (۱۰) الیث بن سعد، (۱۱) یحییٰ بن سعید القطان، (۱۲) عبد الرحمن بن مهدی، (۱۳) یحییٰ بن یحییٰ، (۱۴) اسحاق بن ابراہیم الحنظلی رضی اللہ عنہم۔<sup>④</sup>

① المنہج لأحمد: ۱۱/۱۵۹۔

② سنن ترمذی، کتاب الصلاۃ، رقم: ۲۵۶۔

③ السنن الکبریٰ، للبیہقیٰ، باب رفع الیدين عند الرکوع و عند رفع الأُس منه، رقم: ۲۳۵۶۔

امام ابن قیم حَرَّثُه کا قول:

امام ابن قیم حَرَّثُه فرماتے ہیں: ”جو شخص رکوع کو جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھاتے ہوئے رفع الیدین نہ کرے وہ سنت رسول کا تارک ہے۔“ ①

امام بخاری حَرَّثُه کے استاد علی بن مدینی حَرَّثُه کا قول:

امام علی بن مدینی حَرَّثُه فرماتے ہیں: ”اس حدیث (ابن عمر رضی اللہ عنہ) کی وجہ سے تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ رفع الیدین کریں۔“ ②

امام ابن خزیمہ حَرَّثُه کا قول:

امام ابن خزیمہ حَرَّثُه فرماتے ہیں: ”جس نے رفع الیدین چھوڑ دیا، بے شک اس نے نماز کا ایک رکن چھوڑ دیا۔“ ③

شاه ولی اللہ حَرَّثُه محدث دہلوی کا فتویٰ:

شاه ولی اللہ حَرَّثُه محدث دہلوی فرماتے ہیں:  
 ((وَالَّذِي يَرْفَعُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّنْ لَا يَرْفَعُ فَإِنَّ أَحَادِيثَ الرَّفَعِ  
 أَكْثَرُ وَأَبْتُ .)) ④

”رفع الیدین کرنے والا میرے نزدیک نہ کرنے والے سے زیادہ محبوب ہے،  
 کیونکہ رفع الیدین کی احادیث زیادہ اور صحیح ہیں۔“

پیر ان پیر شیخ عبدالقادر جیلانی حَرَّثُه کا فتویٰ:

پیر ان پیر، عبدالقادر جیلانی حَرَّثُه فرماتے ہیں کہ:  
 ((رَفَعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْأَفْتَاحِ وَالرُّكُوعِ وَالرَّفَعِ مِنْهُ .)) ⑤

① اعلام الموقیین (اردو): ۱/۵۲۳۔ ② جزء رفع الیدین، للبخاری.

③ عینی: ۳/۷۔ ④ حجۃ اللہ البالغہ: ۲/۱۰۔ ⑤ غنیۃ الطالبین.

”نماز میں تکبیر اولیٰ کے وقت، اور رکوع میں جاتے وقت، اور رکوع سے اُٹھتے وقت رفع الیدین کرنا چاہیے۔“

### رفع الیدین علمائے احناف کی نظر میں:

حقیقت پسند علمائے احناف بھی رفع الیدین کے قائل ہیں۔ ذیل کی سطور میں چند کا ذکر موجود ہے:

﴿امام عاصم بن یوسف حنفی رکوع میں جاتے وقت، اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ①﴾

﴿مولانا انور شاہ کشیمی دیوبندی فرماتے ہیں کہ:  
 ((أَنَّ الرَّفْعَ مُتَوَاتِرٌ إِسْنَادًا، أَوْ مِمَّا لَا يُشَكُّ فِيهِ وَلَمْ يُنْسَخْ وَلَا  
 حَرْفٌ مِّنْهُ .)) ②﴾

”یعنی رفع الیدین کی حدیث سنداً و عمل دونوں لحاظ سے متواتر ہے۔ جس میں کوئی شک نہیں کیا جاسکتا، اس میں سے ایک حرف بھی منسوخ نہیں ہوا۔“

﴿مولانا عبدالحی لکھنؤی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”نبی اکرم ﷺ سے رفع الیدین کرنے کا ثبوت بہت زیادہ اور نہایت عمدہ ہے، جو لوگ کہتے ہیں کہ رفع الیدین منسوخ ہے، ان کا یہ دعویٰ ہے بے بنیاد ہے، ان کے پاس کوئی تسلی بخش دلیل نہیں ہے۔“ ③﴾

﴿ان کے علاوہ علامہ سندھی نے حاشیہ نسائی (۱/۱۲۰) میں، علامہ رشید گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ (۵/۲) میں اور مولانا اشfaq الرحمن نے نور العینین (۸۵) میں رفع الیدین کے صحیح اور ثابت ہونے کا اعتراف کیا ہے۔﴾

① نبیل الفرقانی، ص: ۲۲.

② الفوائد البهیة، ص: ۱۱۶.

③ التعلیق الممجد: ۹۱.

## ماعین رفع الیدین کے چند دلائل کا جائزہ:

(۱) حدیث سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ:

ماعین رفع الیدین کے بنا پر دلائل میں سے سرفہرست سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث مبارک ہے۔ جس میں ہے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((أَلَا أَصْلَى يُكُمْ صَلَةَ رَسُولِ اللَّهِ، فَصَلِّ، فَلَمْ يَرْفَعْ يَدِيهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ)) ①

”کیا میں تمھیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھاؤں؟ پس آپ نے نماز پڑھی اور صرف پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھائے۔“

**الجواب:** (۱) اس روایت کوئی ایک ائمہ محدثین رحمہم اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ مثلًا:

(۱) امام عبداللہ بن مبارک ..... (ترمذی: ۳۸/۲، التحقیق لابن

الجوزی: ۱/۲۷۸)

(۲) امام شافعی ..... (الزرقانی علی الموطا: ۱/۱۵۸) - فتح

الباری: ۲/۱۷۵)

(۳) امام احمد بن حنبل ..... (التمہید: ۹/۲۱۹) - العلل و معرفة

الرجال: ۱/۱۱۶، ۱۱۷)

(۴) امام ابو حاتم رازی ..... (علل الحدیث: ۱/۹۶)

(۵) امام دارقطنی ..... (العلل: ۵/۱۷۲)

(۶) امام ابن حبان ..... (التلخیص: ۱/۲۲۲)

(۷) امام ابو داؤد ..... (سنن أبي داؤد: ۱/۱۹۹)

(۸) امام یحییٰ بن آدم ..... (التلخیص: ۱/۲۲۲)

① سنن ترمذی، ابواب الصلاۃ، رقم: ۲۵۷۔ مشکوٰۃ، رقم: ۸۰۹۔

- (۹) امام بزار ..... (التمهید: ۹/۲۲۰، ۲۲۱)
- (۱۰) امام محمد بن وضاح ..... (التمهید: ۹/۲۲۱)
- (۱۱) امام بخاری ..... (التلخیص: ۱/۲۲۲)۔ جزء رفع الیدين، ص ۱۱۳ - المجموع: ۳/۴۰۳
- (۱۲) امام ابن القطان الفاسی ..... (نصب الرایہ: ۱/۳۹۵)
- (۱۳) امام ابن ملقن ..... (البدر المنیر)
- (۱۴) امام حاکم ..... (تهذیب السنن: ۲/۴۴۹)
- (۱۵) امام نووی ..... (المجموع: ۳/۴۰۳)
- (۱۶) امام دارمی ..... (تهذیب السنن: ۲/۴۴۹)
- (۱۷) امام بیهقی ..... (مختصر خلافیات: ۱/۳۷۹)
- (۱۸) امام مروزی ..... (نصب الرایہ: ۱/۳۹۵)
- (۱۹) امام ابن قدامہ ..... (المغنى: ۱/۲۹۵)
- (۲۰) امام ابن عبدالبر ..... (التمهید: ۹/۲۲۰، ۲۲۱)۔ مرعاۃ: ۲/۳۲۳
- (۲۱) امام ابن قیم ..... (المنار المنیف، ص ۴۹)  
الغرض ائمہ محدثین کی کثیر تعداد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اب اتنے محدثین کے ضعیف قرار دینے کے مقابلے میں امام ترمذی کی تحسین کیا کرے گی؟
- (۲) اس کی سند میں ”سفیان بن سعید الثوری رضی اللہ عنہ“، مدرس ہیں۔ اور وہ ”عن“ سے روایت کر رہے ہیں۔ امام ثوری رضی اللہ عنہ کوئی ایک ائمہ محدثین نے مدرس قرار دیتے ہوئے ان کی معنن روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ کئی حنفی، دیوبندی، بریلوی علماء نے بھی امام ثوری رضی اللہ عنہ کو مدرس قرار دیا ہے۔ مثلاً:
- (۱) علامہ نیوی ..... (آثار السنن، ص ۱۹۲ [۳۸۳])
  - (۲) مولوی سرفراز صدر ..... (خزانہ السنن: ۲/۷۷)

- (۳) عبد القوم حقانی.....(توضیح السنن: ۲۱۵/۱)
- (۴) مفتی تقی عثمانی.....(درس ترمذی: ۵۲۱/۱)
- (۵) ماسٹر امین اکاڑوی.....(مجموعہ رسائل: ۳۳۱/۲، تجلیات: ۲۷۰/۵)
- (۶) مولوی شریف کوٹلوی بریلوی.....(فقہ الفقیہ، ص: ۱۳۲)
- (۷) مولوی عباس رضا بریلوی ..... (واللہ آپ زندہ ہیں، ص ۳۳۲، ۳۳۱ (۱۷) ط۔ قدیم ص ۳۰۰، طبع جدید)

(۸) خود حنفی علماء سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی باتوں کو نہیں مانتے۔ مثلًا:

- (۱) سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بغیر اذان و اقامت کے نماز پڑھنے کے قائل و فاعل تھے۔ ①
- (۲) بوقت رکوع گھننوں پر ہاتھ رکھنے کے بجائے گھننوں کے درمیان ہاتھ رکھتے تھے۔ ②
- (۳) امامت کے وقت آگے کھڑے ہونے کے بجائے صاف کے درمیان کھڑے ہوتے تھے۔ ③

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد) یہ سب باتیں نقل کر کے لکھتے ہیں: ”هم سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول پر عمل نہیں کرتے۔“ (کتاب الآثار، ص: ۶۹)

تورفع الیدين کے مسئلے میں کیوں ایک ضعیف روایت کو پکڑے بیٹھے ہیں۔ بعض ائمہ مثلًا امام ترمذی وغیرہ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ اس کے باوجود وہ خود بھی رفع الیدين کرتے تھے، اور اسی کے قائل تھے۔

(۹) مسئلہ آمین بالجہر والی حدیث کو سفیان ثوری کی حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ درس ترمذی (۵۲۱/۱) میں مفتی تقی عثمانی نے کہا ہے، تو یہاں سفیان ثوری کی حدیث کو حسن کیوں قرار دیا جاتا ہے اگر ایسا ہے تو پھر آمین بالجہر کا موقف اپنانا پڑے گا۔

#### (۱۰) حدیث سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ:

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

① کتاب الآثار، از محمد بن حسین شیبانی، ص ۶۹۔

② کتاب الآثار، ص ۶۹۔

③ کتاب الآثار، ص: ۶۹۔

((رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَفِعَ يَدَيْهِ حِينَ افْتَحَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ لَمْ يَرْفَعُهُمَا حَتَّى انْصَرَفَ .))<sup>①</sup>

”میں نے رسول اللہ ﷺ کو افتتاح نماز کے وقت رفع یہ دیکھا، پھر آپ نے ہاتھ نہیں اٹھائے، یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو گئے۔“

**الجواب:**.....(۱) امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کر کے ارشاد فرمایا: ((هذا الحديث ليس بصحيح .))

(۲) اس کی سند میں ”ابن ابی لیلی“ ضعیف راوی ہے، جسے تقریباً ۱۳۲ انہمہ کرام نے ضعیف قرار دیا ہے۔

(۳) اس روایت کے بعض طرق میں ”بیزید بن ابی زیاد“ ہے۔ جسے تقریباً ۱۳۰ انہمہ کرام نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (دیکھیں: نور العینین)

**(۳) حدیث سیدنا جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ:**

سیدنا جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَا لَيْ أَرَأْكُمْ رَافِعِي  
آيْدِيْكُمْ كَانَهَا آدَنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ ، أُسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ .))<sup>②</sup>

”رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں تمھیں شریروں کی دموم کی طرح ہاتھ اٹھائے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ نماز میں سکون اختیار کیا کرو۔“

**الجواب:**.....(۱) محدثین کرام حمیم اللہ نے اس حدیث کو سلام کے باب میں ذکر کیا ہے۔ اس حدیث کا رفع الیدين سے کوئی تعلق نہیں۔ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں بوقت سلام ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ جیسا کہ ”صحیح مسلم“ ہی میں اس کے ساتھ جابر رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث میں صراحت ہے۔

① سنن ابو داؤد، رقم: ۷۵۲۔ ② صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ۹۶۸۔

### دوسری حدیث

سیدنا جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ کر سلام پھیرتے تو کہتے: ”السلام علیکم ورحمة اللہ، السلام علیکم ورحمة اللہ“ اور آپ نے دونوں طرف ہاتھ اٹھا کر اشارہ کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”عَلَامَ تُؤْمُونَ بِأَيْدِيهِكُمْ كَانَهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٌ؟ إِنَّمَا يَكْفُنُ  
أَحَدُكُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ، ثُمَّ يُسْلِمُ عَلَى أَخِيهِ مَنْ عَلَى  
يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ۔“ ①

”اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر اس طرح اشارے کیوں کرتے ہو گویا کہ وہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہوں؟ تمہیں صرف یہ کافی ہے کہ اپنی رانوں پر ہاتھ رکھ کر دائیں بائیں سلام پھیر دو۔“

### تیسرا حدیث

سیدنا جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز کے خاتمه پر ”السلام علیکم ورحمة اللہ“ کہتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے تھے، یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے تم اپنے ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کرتے ہو گویا وہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں۔ تم نماز کے خاتمه پر صرف زبان سے ”السلام علیکم ورحمة اللہ“ کہو اور ہاتھ سے اشارہ نہ کرو۔“ ②

مولانا تقی عثمانی حنفی لکھتے ہیں: ”بعض حفییہ نے صحیح مسلم میں حضرت جابر بن سمرة کی مرفوع حدیث سے استدلال کیا ہے:

قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَالِيْ أَكَلْمُ لَفِعْنَى  
أَيْدِيهِكُمْ كَانَهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٌ أُسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ.

① صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، رقم: ۹۷۱۔ ② صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، رقم: ۹۷۰۔

یہ حدیث سنداً صحیح ہے لیکن اس کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ نے تخلیص الحجیر میں امام بخاری کا یہ قول نقل کیا ہے:

”مَنْ احْتَاجَ بِحَدِيثِ جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ عَلَى مَنْعِ الرَّفْعِ عِنْدَ الرُّكُوعِ فَلَيْسَ لَهُ حَظٌّ مِنَ الْعِلْمِ.“

اس لیے کہ یہ حدیث رفع الیدين عند السلام سے متعلق ہے نہ کہ عند الرکوع سے۔ چنانچہ صحیح مسلم ہی میں اس روایت کا دوسرا طریق عبد اللہ بن القبطیہ سے مروی ہے جس میں یہ تصریح ہے کہ یہ حدیث رفع الیدين عند السلام سے متعلق ہے۔

”عن عبید الله بن القبطية عن جابر بن سمرة قال: كنا اذا صلينا مع رسول الله ﷺ قلنا: السلام عليكم ورحمة الله .  
السلام عليكم ورحمة الله وأشار بيده إلى الجانبيين فقال:  
رسول الله ﷺ علام تؤمنون بأيديكم كأنها اذناب خيل  
شمس إنما يكفي أحدكم أن يضع يده على فخذده ثم يسلم  
على أخيه من على يمينه وشماله .“

اس صراحت کے بعد حضرت جابر بن سمرہ کی حدیث کو رفع الیدين عند الرکوع کی ممانعت پر محمول نہیں کیا جاسکتا۔

حافظ زیلیعی نے ”نصب الرایت“ میں امام بخاری کے اس اعتراض کا جواب دینے کی کوشش کی ہے اور فرمایا ہے کہ ابن القبطیہ کا طریق رفع الیدين عند السلام سے متعلق ہے اور باقی طرق ہر قسم کے رفع یہیں سے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ جن طرق میں رفع الیدين عند السلام کی تصریح نہیں ہے ان میں ”اسکنوا فی الصلاۃ“ کا جملہ مروی ہے جب کہ ابن القبطیہ کے طریق میں یہ جملہ موجود نہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ حکم نماز کے کسی درمیانی رفع یہیں سے متعلق ہے رفع یہیں عند السلام سے نہیں کیوں کہ سلام کے وقت جو عمل کیا جائے وہ خروج من الصلوٰۃ عمل ہے۔ ”اسکنوا فی الصلاۃ“ نہیں کہا جاسکتا۔

لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ اس حدیث سے حنفیہ کا استدلال مشتبہ اور کمزور ہے کیوں کہ ابن القبطیہ کی روایت میں سلام کے وقت کی جو قصر ک رفع موجود ہے اس کی موجودگی میں ظاہر اور متبادل یہی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث رفع عند السالم ہی سے متعلق ہے اور دونوں حدیثوں کو الگ الگ قرار دینا جب کہ دونوں کا راوی بھی ایک ہے اور متن بھی قریب قریب ہے، بعد سے خالی نہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ حدیث ایک ہی ہے اور رفع عند السالم سے متعلق ہے۔

ابن القبطیہ کا طریق مفصل ہے اور دوسرا طریق مختصر و محمل۔ لہذا دوسرے طریق کو پہلے طریق پر ہی محمول کرنا چاہیے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ نے اس حدیث کو حنفیہ کے دلائل میں ذکر نہیں کیا۔ ①

(۳) دیوبندی شیخ الہند محمود حسن فرماتے ہیں:

”باقی اذناب خلیل کی روایت سے جواب دینا بروئے انصاف درست نہیں

کیونکہ وہ سلام کے بارہ میں .....“ ②

۴۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ ”اجموجع“ میں فرماتے ہیں: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع الیدین نہ کرنے کی دلیل لینا عجیب بات اور سنت سے جہالت کی فتح قسم ہے۔ کیوں کہ یہ حدیث رکوع کو جاتے اور اٹھتے وقت کے رفع الیدین کے بارے میں نہیں، بلکہ تشهید میں سلام کے وقت دونوں جانب ہاتھ سے اشارہ کرنے کی ممانعت کے بارے میں ہے۔ محمد شین اور جن کو محمد شین کے ساتھ تھوڑا سا بھی تعلق ہے، ان کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں، اس کے بعد امام نووی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ اس حدیث سے بعض جاہل

① درس ترمذی، ص: ۳۵۔ ۳۷، جلد نمبر ۲، طبع مکتبہ دارالعلوم کراچی۔

② الورد الشذی، ص: ۶۳، جامع سید اصغر حسین صاحب تقاریر شیخ الہند، ص: ۶۵، ترتیب: عبدالحفیظ بلیاوی.

لوگوں کا دلیل کپڑنا صحیح نہیں کیوں کہ یہ سلام کے وقت ہاتھ اٹھانے کے بارے میں ہے۔ اور جو عالم ہے وہ اس طرح کی دلیل نہیں کپڑتا کیوں کہ یہ معروف و مشہور بات ہے۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں اور اگر یہ بات صحیح ہوتی تو اتباد نماز اور عید کا رفع الیدین بھی منع ہو جاتا مگر اس میں خاص رفع الیدین کو بیان نہیں کیا گیا۔ امام بخاری فرماتے ہیں: پس ان لوگوں کو اس بات سے ڈرانا چاہیے کہ وہ نبی ﷺ پر وہ

بات کہہ رہے جو آپ نے نہیں کہی، کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَلَيَحْذَرَ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (النور: ٦٣) ۵

”پس ان لوگوں کو جو نبی ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں اس بات سے ڈرانا چاہیے کہ انہیں (دنیا میں) کوئی فتنہ یا (آخرت میں) دردناک عذاب پہنچے،“ خلاصہ کلام یہ کہ یہ روایت عند الرکوع رفع الیدین کے بارہ میں نہیں ہے۔ لہذا بروئے انصاف اس سے استدلال درست نہیں۔

(۲) نبی کریم ﷺ کی سنت مبارکہ کو شریک گھوڑوں کی دُموں کی طرح تشییہ دینا گستاخی اور نہایت گھنا و ناعمل ہے۔ پھر تکبیر تحریکہ، وتروں اور عیدین کے وقت رفع الیدین کرنے کو کیا کہیں گے؟

### (۳) حدیث منند الحمیدی:

مانعین رفع الیدین کی طرف سے ”منند الحمیدی“ کی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مردی ایک حدیث بھی پیش کی ہے۔ جو کہ درحقیقت اثبات رفع الیدین کی دلیل ہے، جیسا کہ آئندہ واضح ہوگا۔ ان شاء اللہ!

حَبِيبُ الرَّجْنِ الْأَعْظَمُ دِيْوَنْدِيَ كَيْ تَحْقِيقَ سَطْعَ هُونَےِ وَالِيْ "مَسْنَدُ حَمِيدِيْ" مِنْ حَدِيثِ  
كَيْ الْفَاظُ كَجَهْ يُوْسِ ہِيْسِ - سَيِّدُنَا إِبْنُ عَمِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَرْمَاتَهُ ہِيْسِ:

((رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَدْوَ  
مَنْكَبِيهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوعِ  
فَلَا يَرْفَعُ وَلَا بَيْنَ السَّجَدَتَيْنِ .)) ①

(۱) اس حدیث مبارک میں ”فلا یرفع“ کے الفاظ ثابت نہیں۔ کیونکہ دیوبندی نسخہ میں بے شمار اغلاط ہیں۔ اور اس نسخہ کی تیاری علامہ عظی کے پیش نظر ”مکتبہ ظاہریہ دمشق“ میں موجود ”مسند الحمیدی“ کا قلمی نسخہ بھی تھا، لیکن اس میں ”فلا یرفع“ کا اضافہ نہیں ہے۔

(۲) امام سفیان بن عینہ سے یہ حدیث امام حمیدی کے علاوہ ۳۸ راوی بیان کرتے ہیں۔ اور سب ہی اثبات رفع یہ دین کی روایت بیان کرتے ہیں: جیسا کہ شیخ مکرم ابو جابر عبد اللہ دامانوی خطاط اللہ نے تحقیق بیان فرمائی ہے۔ دیکھیں: ”قرآن و حدیث میں تحریف، (ص: ۱۵)“

اگر ”دیوبندی تحقیق“، کو مد نظر رکھتے ہوئے ”امام حمیدی“ کی روایت کو نقی رفع یہ دین میں چند لمحوں کے لیے تعلیم کر لیا جائے تو امام حمیدی کی روایت ”امام سفیان بن عینہ“ کے تقریباً (۳۸) تلمذہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے اصول حدیث کی رو سے ”شاذ“، ”قرار پائی ہے۔ جو کہ ضعیف کی ایک قسم ہے۔

(۳) ”مسند الحمیدی“، ”دارالسقا۔ دمشق سے“ ”حسین سلیم اسد الدارانی“ کی تحقیق سے طبع ہوئی ہے۔ اس کی ”جلد نمبر ۱، ص ۱۵“ پر بھی ”فلا یرفع“ کا اضافہ نہیں ہے۔

(۴) ”دار الكتب العلمية، بيروت“ سے ”امام ابو نعيم الأصفهاني رضي الله عنه“ کی کتاب ”المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم“ طبع ہوئی ہے۔ جس کی جلد ۲، ص ۱۲ پر ”حدیث ابن عمر رضي الله عنهما“ مذکورہ امام ابو نعیم نے اپنی سند سے بیان

① مسند الحمیدی: ۲، ۲۷۷، رقم: ۶۱۴، بتحقيق الاعظمي.

کی ہے۔ جس میں ”امام سفیان ابن عینہ رضی اللہ عنہ“ سے چھٹا گرد روایت کرتے ہیں۔ ان میں ایک ”امام حمیدی رضی اللہ عنہ“ بھی ہیں۔ اور حدیث اثبات رفع الیدين کی ہے۔ نہ کہ عدم رفع الیدين کی۔ اور پھر حدیث کے آخر میں لکھا ہے: ”اللفظ للحمیدي“۔ ان تمام حوالہ جات کے عکس مفتی ابو جابر دامانوی حنفی اللہ کی کتاب ”قرآن و حدیث میں تحریف (ص: ۱۰۹ تا ۱۲۹) میں بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ جزاہ اللہ خیراً۔

#### (۵) حدیث منداب عوانہ:

منداب عوانہ کی حدیث کی طرح ”منداب عوانہ“ کی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی استدلال کیا جاتا ہے۔ درحقیقت یہ بھی اثبات رفع الیدين کی دلیل ہے۔ منداب عوانہ کی روایت ملاحظہ ہو۔ امام ابو عوانہ نے باب ((بیان رفع الیدين فی افتتاح الصلاة قبل التکبیر بحذاء منکبیه ولرکوع ولرفع رأسه من الرکوع وانه لا

يرفع بين السجدين .))

(( حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَيُوبَ الْمَخْزُومِيُّ وَسَعْدُ بْنُ نَصْرٍ وَشُعِيبُ بْنُ عَمْرٍ وَفِي آخَرِينَ قَالُوا: ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِيَ بِهِمَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ، حَذْوَ مَنْكِبِيَّهُ ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوعِ ، لَا يَرْفَعُهُمَا ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ ، وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ ، وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ )) ①

اب اس حدیث میں سے ”لَا يَرْفَعُهُمَا“ سے پہلے ”وَأَو“ خذف ہے۔ اس ”وَأَو“ کے خلاف ہونے سے یہ معنی بنتا ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ رکوع سے قبل اور بعد رفع الیدين نہیں

① مسنند ابی عوانہ: ۳۳۴/۱، رقم: ۱۲۵۱۔

- کرتے تھے۔“ حالانکہ یہ درست نہیں۔ جیسا کہ آئندہ تفصیل سے معلوم ہوگا۔ ان شاء اللہ!
- ۱۔ امام ابو عوانہ رضی اللہ عنہ نے باب اثبات رفع الیدين کا قائم کیا ہے۔ جو کہ اس کی واضح برهان ہے۔ یہ تو بعید از عقل ہے کہ باب اثبات رفع الیدين کا اور دلیل عدم رفع الیدين کی ہو۔
  - ۲۔ امام ابو عوانہ رضی اللہ عنہ خط کشیدہ عبارات میں اختلاف روایۃ بیان کر رہے ہیں۔ اگر ”لا یرفعہما“ کا تعلق پھیلی عبارت سے جوڑا جائے تو آگے عبارت ”ولا یرفع بین السجذتین والمعنی واحد“ میں ”والمعنی واحد“ یعنی ”معنی ایک ہے“ کی کوئی تک نہیں بنتی۔ اگر ”لا یرفعہما“ اور ”ولا یرفع بین السجذتین“ کو ایک ہی تسلیم کیا جائے۔ جبکہ حقیقت بھی یہی ہے تو ”والمعنی واحد“ کی بات بنتی ہے و گرنہ نہیں۔ فلیتدر!
  - ۳۔ آگے امام ابو عوانہ مزید رقمطراز ہیں:

((حدثنا الربيع بن سليمان ، عن الشافعى عن ابن عيينة  
بنحوه ، ولا يفعل ذلك بين السجذتين ، حدثني أبو داؤد ،  
قال: ثنا على قال: نجا سفيان ، ثنا الزهرى أخبرنى سالم عن  
أبيه ، قال: رأيت رسول الله ﷺ بمسئله))<sup>①</sup>

- اب ”ربيع بن سليمان عن الشافعى“ طرق کو ”بنحوه“ کہہ کر یہ واضح کیا ہے کہ ”ربيع عن الشافعى“ طریق سے مروی حدیث بھی مذکورہ بالاحادیث کے معنی جیسی ہے۔ جو کہ ”نحوه“ سے مترشح ہے۔ اب ”ربيع عن الشافعى“ طریق سے مروی حدیث (کتاب الام: ۲۰۳، طبع پیروت) میں موجود ہے، اور اثبات رفع الیدين کی دلیل ہے۔ جیسا کہ ”کتاب الام“ کی مراجعت سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔
- ۲۔ اسی طرح ”مسند الشافعی“ (ص: ۷۲، رقم: ۲۰۹، رقم: ۲۱۰)، میں بھی امام شافعی، امام سفیان

<sup>①</sup> مسنند ابی عوانہ: ۳۳۴/۱، رقم: ۱۲۵۱۔

بن عینہ سے اثبات رفع یہ دین بیان فرماتے ہیں: جس سے معلوم ہوا کہ حدیث ابو عوانہ درحقیقت رفع یہ دین کی دلیل ہے۔

۵۔ اس سے آگے امام عوانہ نے ”ابوداؤ داڑھی ابن المدینی از ابن عینہ“ سنہ بیان کی ہے۔ تو ”امام علی بن المدینی“ کی حدیث ”سفیان بن عینہ“ سے اثبات رفع یہ دین کی ہے نہ کہ عدم رفع کی۔ جیسا کہ (جزء رفع الیدين للبخاری، ص: ۳۵، رقم: ۲۲) میں واضح موجود ہے۔

۶۔ امام ابو عوانہ کے استاد ”سعدان بن نصر“ (جیسا کہ اوپر عربی متن میں ہے) کی طریق سے ”امام تیہقی“ نے مذکورہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کی ہے۔ جس میں رفع یہ دین کا اثبات ہے، نہ کہ نفی۔ ①

۷۔ سنہ ابی عوانہ کے قلمی نسخے میں ”لا یرفعهما“ سے پہلے ”واؤ“ موجود ہے۔ جو کہ مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب کی لائبریری میں موجود ہے۔

۸۔ اسی طرح ”پیر جھنڈا سید محب اللہ شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ“ کے مکتبہ نیوسعید آباد، سنہ ۱۹۷۴ء میں بھی سنہ ابی عوانہ کا قلمی نسخہ ہے۔ جس میں بھی ”واؤ“ موجود ہے۔ اور اس نسخے کا عکس ”حدیث اور اہل الحدیث“ کتاب کے آخر میں انوار خورشید دیوبندی نے بھی دیا ہے۔

ان تمام حوالہ جات کا عکس (قرآن و حدیث میں تحریف) کتاب میں بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

#### (۶) حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ:

عدم رفع کے سلسلے میں ایک روایت خارجیوں کی کتاب ”سنہ ربع بن حبیب“ سے بھی پیش کی ہے کہ؛ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جو نماز میں شریک گھوڑوں کی دمومی کی طرح رفع الیدين کرے گی۔“ ②

① السنن الکبریٰ، للبیهقی : ۶۹ / ۲۔ ② سنہ ربع بن حبیب، ص: ۵۶۔

**الجواب:** ..... یہ کتاب بالکل موضوع، من گھڑت ہے۔ اس کتاب کا مصنف ”ریغ بن حبیب“ اور اس کا استاد ”ابو عبیدہ“ دونوں مجہول ہیں۔ کتب رجال میں ان دونوں کا تذکرہ نہیں ملتا۔ لہذا جب تک ان دونوں کی ثابت نہیں ہوتی۔ اس کتاب سے استدلال و جحث پکڑنا قطعاً غلط ہے۔ الشیخ ناصر الدین الالبانی رحمۃ اللہ علیہ نے (سلسلہ الاحادیث الضعیفہ) میں اس کتاب کی زبردست تردید کی ہے۔

یہ تھے مانعین رفع یہ دین کے بنیادی دلائل۔ الغرض خلاصہ کلام یہ ہے کہ مانعین رفع کے پاس کوئی صحیح سند سے حدیث اور نہ ہی کسی صحابی کا عمل ہے۔ بلکہ تمام روایات و آثار ضعیف ہیں۔ ①

**ساتویں دلیل:** رسول اللہ ﷺ نے رفع الیدين اس لیے کرنے کا حکم دیا تھا کہ لوگ بغلوں میں بت رکھ کر آتے تھے۔

**الجواب:** کسی ضعیف حدیث سے بھی یہ بات ثابت نہیں ہے، یہ لوگوں کی خود ساختہ بات ہے، جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی ہے۔ رفع الیدين کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور احادیث متواترہ اس پر دلالت کرتی ہیں۔

**(۸) حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ، از کتاب اخبار الفقہاء والحمد ثین:**

اخبار الفقہاء والحمد ثین میں مرقوم ہے:

”حدثني عثمان بن محمد قال: قال لي عبيد الله بن يحيى: حدثني عثمان بن سوادة ابن عباد عن حفص بن ميسرة عن زيد بن اسلم عن عبد الله بن عمر قال: كنا مع رسول الله ﷺ بمكة نرفع ايدينا في بدء الصلاة وفي داخل الصلاة عند الركوع فلما هاجر النبي ﷺ إلى المدينة ترك رفع اليدين في

❶ للتفصيل: موضع آخر ان شاء الله.

داخل الصلاة عند الركوع وثبت على رفع اليدين في بدء الصلاة۔<sup>۱</sup>

**الجواب:** یہ روایت کئی لحاظ سے موضوع اور باطل ہے۔

- ۱: اخبار الفقهاء کے آخر میں مرقوم ہے کہ یہ کتاب شعبان ۲۸۳ھ میں مکمل ہوئی۔ جبکہ مصنف کی وفات ۳۶۱ھ میں ہوئی۔ اب اس کی وفات کے بعد کتاب کس نے لکھی اور مکمل کی؟ معلوم نہیں، البته محمد بن حارث القیر وانی کی کتاب نہیں ہے۔
- ۲: کتاب کا مصنف عثمان بن محمد مجہول الحال ہے، اس کی پیدائش اور وفات بھی نامعلوم ہے۔

- ۳: مخالفین رفع یہ دین جس روایت سے استدلال کر رہے ہیں اس کے شروع میں لکھا ہوا ہے۔

”وكان يحدث بحديث رواه مسندًا في رفع اليدين وهو من غرائب الحديث وأراه من شواذها۔<sup>۲</sup>

”اور وہ رفع یہ دین کے بارے میں ایک حدیث سند سے بیان کرتا تھا۔ یہ غریب حدیثوں میں سے ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ شاذ روایتوں میں سے ہے۔“

یہ بات ابتدائی طلبہ علم کو بھی معلوم ہے کہ شاذ روایت ضعیف کی اقسام میں سے ہے۔

- (۴) اس روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کے بعد رفع یہ دین چھوڑ دیا۔ جبکہ صحیح اور مستند احادیث میں ہے کہ آپ ﷺ اور وفات کے وقت تک رفع یہ دین نہیں چھوڑا۔ پس معلوم ہوا کہ اخبار الفقهاء والی روایت من گھڑت ہے۔

- (۵) یہ روایت ان صحیح احادیث کے بھی مخالف ہے جن میں سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے رفع اليدين کرنا ثابت ہے۔ واللہ اعلم۔

۱ ص: ۶۱۴، ث: ۳۷۸۔ ۲ اخبار الفقهاء، ص: ۲۱۴۔

**سیدنا ابوکبر صدیق رضی عنہ اور سیدنا عمر بن خطاب رضی عنہ سے تکبیر تحریم کے علاوہ  
پوری نماز میں رفع الیدين نہ کرنے کا ثبوت اور اس کا تجزیہ:**

**دلیل:** ..... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور  
حضرت ابوکبر اور حضرت عمر رضی عنہما کے ساتھ نماز پڑھی وہ شروع نماز میں یعنی تکبیر تحریم کے  
علاوہ رفع الیدين نہیں کرتے تھے۔ ①

**جواب:** ..... (۱) اس روایت کو دارقطنی، یہیقی اور علامہ یثمنی نے ضعیف قرار دیا ہے۔

یہیقی: /۲۹۵/۱ اور دارقطنی: /۸۰/۲ میں لکھا ہے:

”تفرد محمد بن جابر و کان ضعیفاً۔“

”اس روایت کے بیان کرنے میں محمد بن جابر منفرد ہے اور یہ ضعیف راوی ہے۔“

اور مجمع الزوائد: /۱۰۱/۲ میں لکھا ہے:

”رواه ابویعلیٰ وفیه: محمد بن جابر الحنفی الیمامی وقد  
اختلط علیہ حدیثہ و کان یلقن فیتلقن۔“

”اسے ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں محمد بن جابر حنفی یمامی ہے  
جس پر اس کی حدیث خلط ملط ہو گئی تھی اور یہ تلقین قبول کر لیتا تھا۔“

دوسری وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اس نے پر روایت از حماد از ابراہیم از علمہ ازان  
مسعود نے بیان کی ہے اور حماد کے علاوہ راوی اسے ابراہیم سے مرسل بیان کرتے ہیں۔

انصار و دیانت کا یہ تقاضا ہے کہ اگر یہ روایت دلیل بنا تے وقت ساتھ یہ جرح بھی  
دیکھ لی جائے۔ لیکن ایسا کرنے سے عدم رفع الیدين کا بھاٹڈا پھوٹ جاتا ہے۔ لہذا عافیت  
جرح نقل کرنے میں ہی سمجھی جاتی ہے۔

(۲) یہی محمد بن جابر حنفی یمامی کہتا ہے:

① مسند ابویعلیٰ: ۴۵۳/۸۔ المعجم الشیوخ للإسماعیلی: ۶۹۲/۲۔ سنن دارقطنی: ۲۹۵/۱۔

”سرق ابوحنیفہ کتب حماد منی۔“<sup>۱</sup>

”ابوحنیفہ نے مجھ سے حماد بن ابی سلیمان کی کتابیں چوری کر لی تھیں۔“

اب ان لوگوں سے ہم ازراہ انصاف پوچھتے ہیں کہ محمد بن جابر کی عدم رفع الیدين والی روایت قبول کرنی ہے، یا امام صاحب کو چور تسلیم کرنا ہے۔

(۳) اس کی سند میں حماد بن ابی سلیمان مختلط ہیں، شعبہ، سفیان ثوری اور ہشام دستوانی کے علاوہ کسی کا سامع ان سے قبل از اختلاط ثابت نہیں اور ان تین کے علاوہ حماد سے کسی کی روایت قابل قبول نہیں۔<sup>۲</sup>

الہذا محمد بن جابر کی حماد سے روایت کسی بھی طرح قبل قبول نہیں، جبکہ یہ خود بھی خراب حافظہ والا تھا اور کثرتِ اختلاط کا شکار تھا۔<sup>۳</sup>

(۴) حماد مختلط ہونے کے ساتھ ساتھ مدرس بھی تھے۔

(۵) ابراہیم بھی مدرس تھے۔<sup>۴</sup>

(۶) ابن الجوزی نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔<sup>۵</sup>

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے تکبیر تحریک کے علاوہ پوری نماز میں رفع یہ دلیل کرنے کی دلیل اور اس کا جائزہ:

دلیل: ..... حضرت اسود تابعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ رضی اللہ عنہ ابتدائے صلاۃ کے علاوہ پوری نماز میں کسی بھی مقام پر رفع الیدين نہیں کرتے تھے۔<sup>۶</sup>

۱) الجرح والتعديل: ۸/۴۵۰.

۲) ملاحظہ: مجمع الزوائد: ۱/۱۹۱، ۱۲۰، ۱۱۹۔ شرح علل ترمذی، ص: ۳۲۶۔ العلل و معرفة الرجال،

ص: ۳۳۵۔ ۳) تقریب، ص: ۲۹۲۔

۴) المدخل للحاکم، ص: ۱۶۔ ۵) معرفة علوم الحديث، ص: ۱۰۸۔

۶) کتاب الموضوعات: ۳/۴۵۔ ۷) مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۲۶۸، رقم: ۱۵۔

**جواب:** ..... (۱) یہ روایت ضعیف ہے، اس کی سند میں ابراہیم مدرس راوی ہیں۔  
امام حاکم فرماتے ہیں: یہ روایت شاذ ہے قابل جحت نہیں۔ ①  
(۲) یہ روایت اس صحیح روایت کے بھی مخالف ہے جس میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے رفع الیدین کرنا ثابت ہے۔

**نوٹ:** ..... خلیفہ اشہد سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے صرف نماز کے شروع میں رفع الیدین ثابت کرنے والی روایت بھی شدید ضعیف ہے۔ ②

امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے تکبیر تحریکہ کے علاوہ پوری نماز میں رفع الیدین نہ کرنے کی دلیل اور اس کا تجزیہ:

**دلیل:** ..... بے شک سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رفع الیدین کرتے تھے جب نماز شروع کرتے، پھر پوری نماز میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ ③

**جواب:** ..... امام احمد نے اس پر جرح کی ہے۔ ④

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”فلم يثبت عند أحد منهم علم في ترك رفع الأيدي عن النبي ﷺ ولا عن أحد من أصحاب النبي ﷺ أنه لم يرفع يديه.“ ⑤

”ان (علماء) میں سے کسی ایک کے پاس بھی ترک رفع یہیں کا علم نہ تو نبی کریم ﷺ سے (ثابت) ہے اور نبی ﷺ کے کسی صحابی سے کہ اس نے رفع یہیں نہیں کیا۔“

① معرفة علوم الحديث للحاکم۔ مختصر حلانيات: ۱/۳۸۹۔

② مصنف عبد الرزاق: ۲/۷۰۔ ③ مصنف ابن ابی شیبة: ۱/۲۶۷، رقم: ۳۔

④ المسائل: روایة عبد الله بن أَحْمَد: ۱/۲۴۳ تا ۳۲۹۔

⑤ جزء رفع الیدین: ۴۰۔

ابن الملقن فرماتے ہیں کہ:

”عَلَى رَبِّنَا وَالا اشْرِ ضعيفٌ هے۔ آپ سے صحیح ثابت نہیں ہے، اسے ضعیف کہنے

والوں میں امام بخاری بھی ہیں۔“<sup>①</sup>

امام زیہقی نے فرمایا: اس کی سند میں ابوکبر انہشی قابل جحت نہیں ہے۔<sup>②</sup>

### سجدوں میں رفع الیدین کرنا:

رفع یہیں جہاں نماز میں حسن کا باعث ہے وہاں اس میں انتہا درجہ کی عاجزی پائی جاتی ہے۔ انسان اپنے ہاتھ اٹھا کر اللہ عزوجل کے سامنے اپنی بے بُنی کا اظہار کرتا ہے تکبیر تحریمہ، رکوع جاتے، رکوع سے اٹھتے اور دورکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے ہوئے ہاتھ اٹھانا سنت ہے اور صحیح بخاری میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مردی حدیث میں یہی مقامات رفع الیدین مذکور ہیں۔ جیسا کہ بے شمار کتب حدیث میں سجدوں کے درمیان رفع یہیں نہ کرنا ثابت ہے، مثلاً صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان، مسند ابی عوانہ اور سنن دارقطنی وغیرہ۔

لہذا سجدوں میں رفع الیدین والی روایات یا تو ضعیف ہیں، جیسا کہ علماء نے بیان کیا ہے اور اگر صحیح بھی ہوں تو ناقابل عمل اور مر جوہ ہیں۔ جیسا کہ محدثین کا اتفاقی قاعده ہے اور ملا علی قاری حنفی نے بھی شرح نجفیۃ الفکر میں اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ صحیح بخاری و مسلم کی روایات کو دوسری روایات صحیح و حسنہ پر ترجیح حاصل ہوگی۔ واللہ اعلم!

### رفع الیدین کا ثواب:

رفع الیدین نماز کی زینت اور باعث اجر و ثواب ہے۔ چنانچہ نعمان بن ابی عیاش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”ہر چیز کے لیے زینت ہوتی ہے، اور نماز کی زینت رفع الیدین

ہے۔“<sup>③</sup>

② مختصر خلافیات: ۱/۳۸۸۔

① البدر المنیر: ۴۹۹/۳۔

③ جزء رفع الیدین، ص: ۵۹۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جو مقصود تکبیر تحریم کے وقت رفع الیدین کا ہے، وہی مقصود رکوع کو جاتے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے رفع الیدین کا ہے اور یہ کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور نبی رحمت ﷺ کی ابتداء ہے۔“ ①

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان فرماتے ہیں کہ ”نماز میں جو شخص رفع الیدین کرتا ہے تو اس کے لیے ہر ایک اشارے کے بد لے ایک انگلی پر ایک نیکی یا درجہ ملتا ہے۔“ ②

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”آدمی اپنی نماز میں اپنے ہاتھ کے ساتھ جو اشارہ کرتا ہے اس کے عوض اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، ہر انگلی کے بد لے ایک نیکی ملتی ہے۔“ ③

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رفع الیدین کرنا نیکیوں کو بڑھادیتا ہے۔ ④

### رفع الیدین کا عروج:

ایک دفعہ رفع الیدین کرنے سے دس نیکیاں ملیں تو چار رکعت والی نماز میں صرف رفع الیدین کرنے سے انسان سو (100) نیکیاں حاصل کر لیتا ہے۔ جبکہ پانچوں نمازوں کی نیکیاں (430) بنتی ہیں اور اسلامی سال کے (360) دن ہوتے ہیں۔ اس حساب سے ایک سال میں (154800) نیکیاں حاصل ہوں گی۔

اگر سنن راتبہ کو دیکھا جائے تو وہ ایک دن میں ”بارہ“ رکعت ہیں۔ جن میں رفع الیدین کی تعداد (60) ہے۔ اس لحاظ سے انسان سنن راتبہ ادا کرنے پر ایک دن میں چھ سو (600) نیکیاں حاصل کر لے گا۔ جبکہ ایک سال کی نیکیاں دولاکھ سولہ ہزار (216000) بینیں گی۔

① کتاب الأُم: ۹۱/۱۔ السنن الْكَبِيرُ لِلْبَيْهْقِي: ۸۲/۲۔

② الفوائد للبحیری (۳۹/۲)۔ مسند الفردوس، للديلمی: ۴/۳۴۔ معجم کبیر، للطبرانی:

۷/۲۹۷۔ مجمع الزوائد: ۲/۱۰۳۔ سلسلة الصحيحۃ: رقم: ۳۲۸۶۔

③ طبرانی کبیر: ۱۷/۲۹۷۔ سلسلة الصحيحۃ، رقم: ۳۲۸۶۔

④ کتاب الصلاۃ، ص: ۵۶۔

سنن راتبہ اور فرائض میں صرف رفع الیدین پر حاصل ہونے والی نیکیاں تین لاکھ ستر ہزار آٹھ سو (370800) تک پہنچ جاتی ہیں۔ اگر کوئی شخص نوافل کا عادی ہے تو اس کی نیکیاں تو اور ہی زیادہ ہوں گی۔ ”ان الله يرزق من يشاء بغير حساب“ پیارے بھائیو اور بہنو! ہر شخص دنیا میں نفع کا سودا چاہتا ہے۔ اگر آپ سنت رسول ﷺ پر عمل کر کے نماز میں رفع الیدین کر لیں اور آپ کے رفع الیدین پر اتنی زیادہ نیکیاں حاصل ہو جائیں۔ بتائیے، آپ کو اور کیا چاہیے؟ کیا آپ یہ منافع کا سودا ہاتھ سے جانے دیں گے؟ ”ذلک فضل الله يوتیه من يشاء والله ذو الفضل العظيم“ (الحدید: ۲۱)